عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد [illegible] شمارہ [illegible]

لا إله إلا أنت سبحانك إني كنت من الظالمين

نہیں کوئی معبود مگر تو ہی، پاکی ہے تجھ کو، تحقیق میں تھا ظالموں سے

بھارت کی قادیانی جماعت میں دراڑیں پڑ گئیں

قادیانیوں کے بہت بڑے مبلغ کا قبول اسلام

حیدر آباد دکن کے مسلمانوں نے

قادیانیوں کے بھارتی سربراہ کا دورہ ناکام بنا دیا

تحریکِ آزادیٔ نسواں کا نتیجہ — طمانچے

امریکہ کی ایک رپورٹ

دیگر دینی اور اصلاحی مضامین

آج کے دور میں

ہر گھر کی ضرورت

چینی کے برتن

ہم

نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں

استعمال میں اعلیٰ ۔ چلنے میں دیرپا

ایک بار آزمائیے

دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۳۹

S-I-T-E

خالص اور سفید ——— صاف وشفاف

شکر (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ

پتہ

حبیب اسکوائر ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ)
کراچی

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

جلد نمبر ۴ — شمارہ ۳۱

ہفت روزہ

ختم نبوت

کراچی

۱۲ جمادی الاول ۱۴۰۶ھ

مطابق

۲۳ جنوری ۱۹۸۶ء

مجلس مشاورت

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن ٹونکی	پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف	برما
حضرت مولانا منظور احمد نعمانی	بھارت
حضرت مولانا محمد یونس	بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان	متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں	جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا	برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم	کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار	فرانس

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی، امجد محمود

بدل اشتراک

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے

سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

رابطۂ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۹۶۱۱

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی	پشاور — نورالحق نور
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ — سید منظور احمد آسی
لاہور — ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان — ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد	کوئٹہ — نذیر تونسوی
سرگودھا — ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ — نذیر بلوچ
ملتان — عطاء الرحمان	کنری — ایم عبدالواحد
بہاولپور — ذبیح فاروقی	سکھر — ایچ غلام محمد
لیہ/کروڑ — حافظ خلیل احمد راٹا	ٹنڈو آدم — حماد اللہ عرف لی اللہ

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب، کویت، اومان، اشارجہ، دوبئی	۲۱۰ روپے
اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۴۰ روپے
افریقہ	۲۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۲۵ روپے

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا — آفتاب احمد	ناروے — غلام رسول
ٹرینیڈاڈ — اسمٰعیل ناخدا	افریقہ — محمد زبیر افریقی
برطانیہ — محمد اقبال	ماریشس — ایم اخلاص احمد
اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک — محمد ادریس	بنگلہ دیش — محی الدین خان

جمعیۃ علماء برطانیہ کے زیر اہتمام سیرت کانفرنس

رپورٹ : نمائندہ ختم نبوت

اہلسنت والجماعت کی قدیم نمائندہ تنظیم جمعیت علماء برطانیہ کے زیر اہتمام ایک روزہ عظیم الشان سیرت کانفرنس مرکزی جامع مسجد علم گیر روڈ برمنگھم میں زیر صدارت مولانا لطف الرحمٰن (بریڈفورڈ) امیر مرکزیہ منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مولانا حسن تابانی (والسال) مرکزی نائب صدر، مولانا عبدالرشید ربانی سیکرٹری جنرل (ڈیوزبری) مولانا فتح محمد ملہم مرکزی خزانچی (بریڈفورڈ) مولانا عبیدالرحمٰن رکن مرکزی مجلس عاملہ (شیفلڈ) مفتی محمد اسلم سیکرٹری راذرہم قاری تصور الحق سیکرٹری نشر و اشاعت (شیفلڈ) مولانا سید اسد اللہ طارق ڈنکاسٹر، مولانا محمد فرزند رشید برمنگھم، مولانا قاری اسماعیل رشید چیف (کارڈف) مولانا شمس الرحمٰن طارق اولڈھم، مولانا علامہ ابراہیم ولورہمپٹن۔ مولانا یوسف سورتی رکن مرکزی (آرگنائزنگ لیسٹر) مولانا گورا، حافظ دھورات، مولانا احمد علی (لیسٹر) مولانا جلال مظاہری برمی۔ مولانا غلام رسول ہلال، مفتی شبیر احمد بلیک برن، حافظ اکرام راچڈیل۔ مولانا منظور عالم مولانا رضا الحق نوٹنگھم، ملک خدادار ڈربی، مولانا غلام محمد والسال مولانا یعقوب ڈارسٹن، مولانا محمد اسماعیل منوری، مولانا الیاس برمنگھم۔ مولانا نگینی۔ مولانا قاری خدا رشید رحمانی لندن مولانا یوسف کیات۔ مولانا نور الحق (بریڈفورڈ) مولانا اسلم زاہد شیفلڈ، حافظ حفیظ الدین برمنگھم موجود تھے۔

کانفرنس میں لندن۔ کارڈف۔ اولڈھم۔ بلیک برن۔ راچڈیل۔ بریڈفورڈ۔ راذرہم۔ ڈنکاسٹر، لیسٹر۔ ڈربی۔ والسال ڈارلسٹن۔ ولورہمپٹن۔ سینڈیچ۔ نوٹنگھم اور دیگر شہروں سے علماء کرام کے عوامی وفود نے شرکت کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ممتاز عالم مولانا فضیل احمد ناصی سیکرٹری جنرل جمعیت علماء ہند نے فرمایا کہ پیروی سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں باطل سے ٹکرانا مراحل حق کا مرحلہ ہے اور عمل میں ہماری وابستگی بھی ان جانثاران نبوت سے ہے جنہوں نے باطل کو سرنگوں کرنا تو سیکھا ہے مگر باطل کے زیر نگیں ہونا نہیں سیکھا۔ انہوں نے کہا حق پر ہونا کا کام ہی نقشی چیزوں سے متاثر ہوئے بغیر آگے ہی آگے بڑھنا ہے، مولانا عبدالرشید ربانی سیکرٹری جنرل نے فرمایا کہ ہماری معلومات کے مطابق پوری نسل انسانی میں عبداللہ کے دریتیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ مقام نہیں پا سکا اور اسی طرح ان کا پیغام بھی اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ اور یہ ایک حقیقت بھی ہے کہ اس کے قبول کئے بغیر کوئی چارہ کار نہیں اور دین کی تکمیل کا اعزاز خدائے ذوالجلال نے خاتم الانبیاء کو دے کر دین میں اپنی اور عزیزوں کی سب من مانی تحریفوں کے دروازے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیئے ہیں۔ اسی کی دشمنی کا مطلب ختم نبوت رسالت محمدیؐ کا انکار ہے، مفتی محمد اسلم سیکرٹری نے کہا کہ مسلمانوں میں اور وہ بھی دیار غیر میں کسی قسم کے مذہبی فساد کو پیدا کرنے کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے اور جو لوگ اس شاہراہ پر چل رہے ہیں انہیں اپنے گرد و پیش کا جائزہ لینا چاہئے کہ وہ کسی اسلام دشمن گروہ کی سازش کا شکار تو نہیں ہیں۔ قاری تصور الحق صاحب سیکرٹری نشر و اشاعت نے کہا کہ جمعیت کی کوششوں کا محور رضا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رضا ہے اور وہ نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور پر اسلام کو غالب کرنے کے لئے کوشاں ہے انہوں نے کہا کہ جمعیت کو ملکی سطح پر منظم کرنے کے لئے ممکنہ وسائل کو استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور خدا کی غیبی نصرت و تائید سے کام کے راستے میں حائل رکاوٹوں کے سدباب کی توقع امید ہے اور کہا کہ جمعیت سے بھرپور تعاون ہر اہل حق کا ایمانی فریضہ ہے اور اخلاقی فریضہ ہے۔ مولانا یوسف سورتی نے کہا کہ برطانیہ میں پہلے پہل دعوت اسلام کو مؤثر انداز میں پیش کرنے کا اعزاز جمعیت کو ہے اور اب بریڈفورڈ میں دفتر کے لئے خریدی گئی جگہ کے علاوہ لیسٹر میں ایک بڑے مرکز کے قیام کے لئے قطعہ اراضی کا حصول جو اب آخری مرحلہ میں ہے وہ بھی اس کے مستقبل کے منصوبوں کا آئینہ دار ہے۔ علامہ ابراہیم نے کہا کہ بعض لوگوں کا جلسوں وغیرہ کے انعقاد سے صرف اپنے مدعا کو سنانا مقصود ہوتا ہے۔ جب کہ سننے والوں سے کسی قسم کے عمل کا تقاضہ نہیں ہوتا۔ جبکہ سیرت کانفرنسوں سے ہمارا مقصود احیائے اسوۂ رسولؐ ہے۔ کانفرنس سے مولانا سید اسد اللہ طارق نے اپنے انگریزی خطاب میں حضورؐ کے خلق عظیم پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ مولانا قاری اسماعیل رشید نے عربی خطاب میں دعوت اسلامی رسالتؐ کے ابتدائی پہلو یعنی آواز توحید کی اہمیت کو خصوصی طور پر اجاگر کرنے کی درخواست کی۔ مولانا شمس الرحمٰن

فلٹر پلانٹ کے قادیانی سپرنٹنڈنٹ
انجینئر منظور احمد کی قادیانیوں پر نوازشات

فلٹر پلانٹ میں قادیانی ملازمین پر نوازشات اور ترقیوں کے دروازے کھل گئے ہیں اس لئے کہ فلٹر پلانٹ کا سپرنٹنڈنٹ انجینئر منظور احمد قادیانی ہے جس نے قادیانیوں پر نوازشات اور ترقیوں کے دروازے کھول دیئے ہیں جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ رشید البعد قادیانی ضلع مظفر گڑھ کی قادیانی جماعت کا جنرل سیکرٹری ہے اور گھالا کا رہنے والا ہے جہاں اس کا وسیع کاروبار ہے۔ قادیانی افسر نے اسے معمولی کلرک سے ترقی دلوا کر پمپ ہاؤس کالونی گھالا میں ہیڈ کلرک مقرر کرا دیا ہے جو زیادہ وقت اپنے کاروبار میں صرف کرتا ہے۔ اسی طرح ایوب قادیانی جو ریٹائر ہو چکا ہے اس کے تین بیٹوں اور چار بیٹیوں کو واٹر بورڈ اور اسکول میں ٹیچر لگوا دیا ہے جبکہ اس کی بیوی کشیدہ کاری اسکول میں پہلے ہی ہیڈ مسٹرس ہے۔

طارق نے اکابرین علمائے دیوبند کو ہدایت ربانی کا معجزہ بیں خصوصاً اور دنیا بھر میں عموماً ذریعہ قرار دیا۔ مولانا اسلم زاہد نے محبت رسول کے تمام اسباب کو ذات رسول مقبول ﷺ میں بدرجہ اتم موجود ہونے پر اظہار خیال کیا۔ جبکہ کانفرنس سے نونہال صاحبزادہ مسعود الحق نے بھی سیرت رسول ﷺ پر خیالات کا اظہار کیا۔ حاجی ایوب صاحب اولڈہم اور مولانا احمد علی ابن مولانا آدم نے نعت کے ذریعہ نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ کانفرنس میں ملک بھر میں علیحدہ مسلم گرلز سکولوں کے قیام کی ضرورت پر خصوصیت سے زور دیا گیا اور اقوام متحدہ کے اقلیتی کمیشن میں منظور کی جانے والی قرارداد کو مرزائیت کی پشت پناہی کا مظہر قرار دیا۔ قرارداد خواجہ افتخار الدین نے پیش کی۔ کانفرنس میں جمعیت کی دینی کوششوں پر ذیل کے الفاظ میں منظوم نذرانہ پیش کیا گیا جس کے چند اشعار پیش خدمت ہیں۔

نظم مرحبا صد مرحبا جمعیت علماء برطانیہ
تو ہمارا مدعا جمعیت علماء برطانیہ
مقتدا و پیشوا جمعیت علماء برطانیہ
کون ہے تیرے سوا جمعیت علماء برطانیہ
باطلوں سے دب کے رہنا تو نے سیکھا ہی نہیں
زور باطل توڑتی ہے صدا جمعیت علماء برطانیہ
اٹھ بدل دے پورے انگلستان کو
وقت نے دی ہے صدا جمعیت علماء برطانیہ

حکومت قادیانی آرڈیننس پر عمل کرائے

محمد شہزاد ....

عمر کوٹ سندھ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی راہنما جناب محمد شہزاد شاہ اور صدیق ناگوری، حیدر شاہ، اور مولانا محمد ابراہیم نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں موجودہ حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت اپنے جاری کردہ قادیانی آرڈیننس پر فوری عمل کرائے انہوں نے کہا ہے کہ حکومت ــــــ مسلمانوں کے مطالبات فوراً تسلیم کرے۔

یوتھ فورس کی دعوت پر ـــــ صوبائی اسمبلی کے رکن کا دورہ کنری

گزشتہ دنوں جناب اسلم مجاہد ممبر صوبائی اسمبلی تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کنری کی دعوت پر یہاں تشریف فرما ہوئے۔ اپنے دورہ کے دوران دوسری سرگرمیوں کے علاوہ یوتھ فورس کے ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کیا اور قادیانیت کی بڑھتی ہوئی دہشت گردی غنڈہ گردی اور اس سے بڑھ کر انتظامیہ کی بے حسی پر سخت افسوس کا اظہار کیا گیا۔ اور وعدہ کیا کہ وہ تنظیم کے اور شہر کے مسائل اسمبلی میں پیش کریں گے۔ آخر میں انہیں ایک پرتکلف ظہرانہ دیا گیا۔

عمر کوٹ میں یوم احتجاج

عمر کوٹ سندھ (نمائندہ ختم نبوت) مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے حکم پر جامع مسجد عمر کوٹ کے خطیب حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب نے جمعۃ المبارک میں ختم نبوت کی قرارداد ایک عظیم الشان اجتماع کے آگے پیش کی۔ جسے مسلمانوں نے بھاری اکثریت سے منظور کیا قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ مولانا اسلم قریشی کیس میں قادیانیوں کے راہنما مرزا طاہر کو شامل تفتیش کیا جائے۔ شہدائے سکھر اور ساہیوال کے محفوظ فیصلوں کو جلد از جلد سنایا جائے۔ قادیانی آرڈیننس پر مکمل عملدرآمد کرایا جائے۔

جنرل محمد ضیاء الحق اور مولانا محمد اسلم قریشی

سیالکوٹ۔ مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے امیر اور مجلس کی مرکزی شوریٰ کے رکن ملک منظور الٰہی نے ایک بیان میں کہا ہے

میں مولانا محمد اسلم قریشی مبلغ ختم نبوت سیالکوٹ پاکستان کے اغوا قتل کیس کا مدعی اور قانونی وارث ہوں جس نازک ترین مسئلہ کو ہماری حکومت نے ۴۲ مہینوں میں بھی حل نہیں کیا۔ حکومت نے نہ تو ہمیں یہ بتایا کہ مولانا صاحب کو قتل کرکے ربوہ میں دفن کر دیا گیا ہے۔ یا ان کو سسک سسک کر مرنے کے لئے سزا دینے کے لئے ربوہ کے کسی تہہ خانہ میں یا ناصر آباد سندھ میں یا محمود آباد سندھ میں قید رکھا گیا ہے اور نہ ہی ہماری حکومت نے قادیانی مرتد قاتلوں کو پھانسی دی ہے۔ ان مولانا صاحب کا اغوا یا قتل کروانے والے مرزا طاہر کو لندن فرار کرا دیا ہے۔ جہاں وہ بیٹھ کر سیاہی دل کے دو اور سکھر سندھ کے دو مسلمانوں کو قتل اور ۱۱ مسلمانوں کو بم مار کر شدید زخمی کر چکا ہے۔ ان دنوں حالات میں صدر پاکستان سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ پانچ چھوٹے چھوٹے مادر پدر یتیم بچوں کے باپ اور ختم نبوت کے جانباز مبلغ کا مسئلہ حل کرکے ان کے قادیانی مرتد قاتل غنڈوں کو پھانسی دینا چاہتے ہیں کہ نہیں؟ اگر آپ چاہتے ہیں تو میری تجویز پر عمل کرکے مولانا محمد اسلم قریشی کے قاتلوں کو ۳۱/۸۶ سے پہلے پھانسی دیں۔ نیز کیا آپ ان پاکستان دشمنوں اسرائیل کی فوج میں ہزاروں کی تعداد میں بھرتی قادیانی مرتدوں کے وجود ناسور اور پاکستان کی سب سے بڑی کمزوری کو پاکستان سے ختم کرانا چاہتے ہیں کہ نہیں؟ اگر آپ یہ بھی چاہتے ہیں تو بقیہ پاکستان کو بچانے اور قائم دائم رکھنے کے لئے قادیانی ناسور کا مکمل خاتمہ کریں۔ اس لئے کہ بیت المقدس پر اسرائیلی قبضہ کرنے والی فوج میں ہزاروں قادیانی موجود تھے۔ اور ہیں۔ فلسطین اور بیروت میں مسلمانوں کا قتل عام کرنے والے اسرائیلیوں کے سب سے آگے آگے قادیانی ہوتے ہیں، میری بصیرت اور ۵۲ سالہ تجربہ بتاتا ہے کہ پاکستان میں تخریب کاری بموں کے دھماکے بکلوں

باقی ص ۲۶ پر

جمعیۃ اہلسنت والجماعت عرب امارات کے زیر اہتمام

نو روزہ سیرت کانفرنسیں

جمعیت اہلسنت والجماعت (دعوت وارشاد) متحدہ عرب امارات کے زیر اہتمام نو روزہ سیرت خاتم النبیین کانفرنس منعقد ہوئی کانفرنس کے پہلے چار اجلاس ابوظہبی میں دو العین دو دوبئی میں اور آخری اجلاس شارجہ میں منعقد ہوا۔ کانفرنس میں خطاب کے لئے مکہ مکرمہ سے خطیب حرم حضرت مولانا محمد مکی حجازی جمعیت کی دعوت پر تشریف لائے کانفرنس میں حضرت علامہ محمد مکی حجازی کے علاوہ جامعہ اسلامیہ فاضل اور اسلامی نظریاتی کونسل آزاد کشمیر کے رکن حضرت علامہ محمد اسحاق مدنی۔ مولانا محمد ہارون اسلام آبادی مولانا خلیل احمد ہزاروی مولانا محمد نعیم۔ مولانا محمد اسماعیل عارف۔ قاری محمد یعقوب، مولانا عبدالقدوس مولانا عبدالخالق بلوچ۔ قاری وصیف الرحمٰن اور اشتیاق حسین عثمانی نے مختلف اجلاسوں میں خطاب کیا۔ کانفرنس کے مختلف اجلاسوں کی صدارت کے لئے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس شیخ احمد عبدالعزیز المبارک صدر مملکت کے مشیر شیخ علی الہاشمی۔ وزارت اسلامی امور واوقاف کے نائب وزیر شیخ عبدالحمید الخزرجی اور دوبئی وزارت اسلامی امور کے ڈائریکٹر شیخ عبدالجبار محمد الماجد جمعیت کی دعوت پر تشریف لائے۔

کانفرنس میں عاشقان ختم نبوت نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ قاری محمد افضل۔ قاری محمد اسماعیل قاری محمد خان رحمانی کی تلاوت کلام پاک نے کانفرنس کی رونق کو دوبالا کر دیا کانفرنس کے آخری اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد مکی حجازی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شاندار ماضی کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت کو اس دور میں زندہ رکھنے کا سہرا اور صرف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سر ہے۔ مولانا محمد اسحاق مدنی نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت ایمان کی اساس ہے۔ مولانا محمد ہارون اسلام آبادی نے ولولہ انگیز خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مسئلہ ختم نبوت کی افادیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بارہ سو صحابہ کرام نے اپنی جان کا نذرانہ رب کی بارگاہ میں پیش کیا لیکن ختم نبوت پر آنچ نہ آنے دی۔ مولانا خلیل احمد ہزاروی نے فرمایا کہ ہم مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے۔ کسی صورت میں اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ ہم زندہ ہوں اور قادیانی دجال کی ذریت اہل اسلام کے ایمان پر حملہ آور ہو جائے ہم علماء حق کی قیادت میں سرزمین عالم کی سیرت طیبہ کو عام کریں گے۔ اشتیاق حسین عثمانی نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت کا تحفظ اسی انداز میں ہونا چاہیے جس طرح خلیفہ بلا فصل حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسیلمہ کذاب اور اس کے لشکر کے ساتھ کیا۔ انہوں نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب کی قیادت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو ہر اعتبار سے اپنا تعاون پیش کریں اسی جماعت کی بنیاد اخلاص پر ہے۔ سید عطاء اللہ شاہؒ بخاری۔ مولانا محمد علی جالندھری قاضی احسان احمد شجاع آبادی مولانا محمد یوسف بنوریؒ جیسے اکابرین امت اس جماعت کی قیادت فرما چکے ہیں۔

★★★★★★★★

قرآن پاک کے قدیم نسخے کا ورق

نویں صدی کا ایک قدیم قرآن کا نسخہ اور دوسری صدی کے ایک نایاب نسخے کا ورق ۲۰ ہزار پونڈ اور ۱۸ ہزار نو سو پونڈ میں خریدا گیا۔ قرآن پاک کے یہ قدیم نسخے لندن کے ایک ڈیلر کے پاس تھے۔

ماہر جنینیات ڈاکٹر جون ایلیین نے تخلیق انسانی کے متعلق قرآنی آیات سُن کر اسلام قبول کر لیا۔

ماہر جنینیات ڈاکٹر جون ایلیین نے تخلیق انسانی کے متعلق قرآنی آیات سن کر اسلام قبول کر لیا ہے جدہ میں شاہ عبدالعزیز یونیورسٹی کے شاہ فہد سنٹر کے فزیشن ڈاکٹر محمد علی البصر نے بتایا کہ ڈاکٹر کیتھ مور نے جب قرآن حکیم کی وہ آیات سنیں جن میں تخلیق انسانی کا ذکر ہے تو انہوں نے پوچھا یہ کس کی تصنیف ہے جب انہیں بتایا گیا کہ یہ ۱۴ سو سال قبل نازل ہونے والی قرآنی آیات ہیں تو انہوں نے ان کی حقانیت کو تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ یہ الہامی کتاب ہی ہو سکتی ہیں چودہ سو سال قبل کوئی انسان یہ معلوم کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا۔

ٹنڈو آدم میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

ٹنڈو آدم (نمائندہ ختم نبوت) گیکس اسٹیشن ٹنڈو آدم میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد ہوا جس میں مولانا حفیظ الرحمان رحمانی خادم ختم نبوت مولانا سعید احمد مولانا عبدالرحمان اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ مولانا حفیظ الرحمان رحمانی نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ مسلمان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے امانت ہے اور اس میں خیانت کرنے والے کی زبان ہاتھ اور قدم کو کاٹا جائے گا خدا کے یہ اعضاء ہوں گے جو خیانت کر سکے گا۔ اور رد مرزائیت پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ صادق مجنوں نہیں ہوتا اور جھوٹے نبی سے اللہ تعالیٰ ایسے افعال ظاہر کروا دیتا ہے تاکہ دنیا دیکھے کہ یہ مجنوں ہے۔ مرزا خود کہتا ہے کہ مجھے مراق ہے مرزا کا مرید کہتا ہے مراق جنون کی قسم ہے لہٰذا خود مرزا مجنوں ہوا۔ اللہ سچے نبی کے خاندان کی بھی عزت کرتا ہے اور جھوٹے نبی کو خاندان سمیت رسوا کرتا ہے

احتجاج
احتجاج
احتجاج

بہاولپور میں یوم احتجاج منایا گیا

بہاولپور (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر اور مرکزی مجلس عمل کے صدر مولانا خان محمد کی اپیل پر بہاولپور کی اہم جامع مسجد الصادق، الفردوس، اشرف نظر منڈی، مچھلی شہ، ٹرسٹ کالونی فرید گیٹ میں علامہ غلام مصطفیٰ، علامہ شیخ دین محمد، مولانا محمد یوسف، قاضی محمد حنیف مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا صالح محمد نے خطبۂ جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی مجلس عمل کے مطالبات کی بھرپور تائید کی۔ اور مندرجہ ذیل قرارداد منظور کرائیں۔ جامع مسجد بہاولپور کے یہ عظیم اجتماعات مولانا اسلم قریشی کے اغوا کے سلسلہ میں قائم کی جانے والی تفتیشی ٹیم کے مشکوک کردار کی وجہ سے عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مولانا قریشی کیس میں اپنی مجرمانہ خاموشی کا ازالہ کرتے ہوئے مسلمانان پاکستان کے جذبات کا احساس کرے۔ شہداء ساہیوال و سکھر کیس کی سماعت مکمل ہونے کے باوجود حکومت کی طرف سے مجرموں کو سزاؤں کا نہ کرنا تشویشناک ہے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مذکورہ بالا کیسوں کا فیصلہ مارشل لا ختم ہونے سے پہلے سنایا جائے۔ یہ اجلاس امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مؤثر عملدرآمد نہ ہونے پر حکومت کی کوتاہ اندیشی کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ اس پر عملدرآمد کر کے اخلاقی اور قانونی ذمہ داری پوری کی جائے۔ مرزائیوں کو کلیدی عہدوں سے علیحدہ کیا جائے ربوہ کی زمین قابضین کو تقسیم کی جائے۔

اگر یہ مطالبات تسلیم نہ کیے گئے تو مجلس عمل کے فیصلہ کے مطابق بہاولپور کے غیور مسلمان قومی اسمبلی اور سینٹ کے اجلاس کے موقع پر بھرپور مظاہرہ کریں گے۔ اور اراکین اسمبلی کو اپنے مطالبات پر مشتمل عرضداشتیں پیش کریں گے۔

تنظیم تحفظ ختم نبوت طلباء پاکستان

گزشتہ ہفتے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی امیر حضرت مولانا خان محمد صاحب گوجرہ تشریف لے گئے تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبائے پاکستان کے ایک وفد نے جس میں ڈگری کالج گوجرہ کے طالب علم عبدالرشید عارف محمود، محمد ندیم، محمد طارق، محمد اکرم، محمد حنیف، نقیر محمد، محمد اسحاق، عبدالغفار اور دوسرے طلباء شامل تھے حضرت امیر مرکزیہ سے ملاقات کی اور اپنی کارکردگی سے آگاہ کیا حضرت الامیر نے انکی کوششوں کو سراہا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔

گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ (صدیق آباد) میں تنظیم تحفظ ختم نبوت طلباء پاکستان قائم ہو چکی ہے صدر جناب احمد علی (ایم ایس سی فائنل ایر) نائب صدر محمد اعظم (بی اے) جنرل سیکرٹری محمد اسلم گوندل، (بی اے فائنل ایر) جوائنٹ سیکرٹری محمد یاسین، (ایف ایس سی فائنل ایر) خازن خالد نور سو گھی والیف ایس سی آئی ایر)

ربیع الاول میں تنظیم تحفظ ختم نبوت طلباء پاکستان کی طرف سے دو پروگرام منعقد کیے گئے اول دوم سوم آنے کو انعام دیے گئے۔

گورنمنٹ ڈگری کالج ڈیرہ غازیخان میں تنظیم کے نمائندے غلام اکبر ثاقب نے اطلاع دی ہے کہ یہاں طلباء کو تنظیم کے پروگرام اور قادیانی عزائم سے آگاہ کرنے کے لیے کئی اجلاس منعقد ہوئے ختم نبوت پر لٹریچر فراہم کیا گیا اس سلسلہ میں جناب سعید اللہ جناب محمد فاروق، جناب شیر محمد، جناب غلام قاسم جناب عزیز صاحب، جناب ثناء اللہ اور جناب محمد یوسف صاحب تیزی سے سرگرم عمل ہیں۔

آل پاکستان پر سطح طلباء کی تنظیم قائم کرنے پر سندھ میڈیکل کالج کراچی میں سال دوم کے طالب علم جناب محمد ہاشم (افغان طالب علم) نے تنظیم کے راہنماؤں کو مبارک کا پیغام بھیجا ہے جبکہ تنظیم کے مرکزی صدر لاہور ہائی کورٹ بار کے صدر ملک سعید حسن کی مرزائیت نوازی کی مذمت کی ہے۔

قاضی اللہ یار قادیانیت کے تعاقب میں

کرنی پاک گزشتہ دنوں عزت مآب ابوالانوار حضرت مولانا قاضی اللہ یار اپنے پندرہ روزہ دورہ پر کرنی پہنچے۔ انہوں نے جمعہ کے ایک بہت بڑے اجتماع سے یوم احتجاج کی قرار دادیں دوبارہ منظور کرائیں۔ بعد میں انہوں نے تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کرنی کے عظیم الشان اجتماع سے زوردار خطاب فرمایا اور رکن سندھ اسمبلی جناب اسلم مجاہد کے دورہ کرنی کے موقع پر انہوں نے کرنی میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں سے آگاہ کیا اور جماعت کے مسائل پیش کیے۔

جامعہ خیر المدارس میں رد قادیانیت کا کورس

ملتان (نمائندہ ختم نبوت) جامعہ خیر المدارس ملتان نے اہل علم اور طلباء کی تربیت کیلئے ایک خصوصی تربیتی مجالس کا اہتمام کیا۔ پروگرام کے مطابق ایک مجلس رد قادیانیت کے موضوع پر رکھی گئی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ناظم

باقی صفحہ ۲۴ پر

صدائے ختم نبوت

"امن" کی شمعِ رسالت کے پروانوں کو دعوتِ جنگ

جب سے قادیانیوں کا اخبار الفضل بند ہوا۔ اس کی جگہ کراچی کے "امن" اخبار نے لے لی ہے۔ یوں تو اس کی پیشانی پر یہ نعرہ درج ہے "امن سے محبت جنگ سے نفرت" لیکن عملاً اس کے برعکس ہے۔ وہ مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہا ہے اور ایک مٹھی بھر قادیانی اقلیت کو خوش کرنے کے لئے قرآن پاک کی معنوی تحریف کا مرتکب ہو رہا ہے جو مسلمانوں سے اعلان جنگ کے مترادف ہے ——— قادیانیوں کے ربوہ سے متعدد ماہانہ رسائل نکلتے ہیں اور ہر رسالے کا ایک ضخیم ماہنامہ بھی شائع ہو رہا ہے۔ لاہور سے بھی ان کے دو رسالے نکل رہے ہیں لیکن جو بات قادیانی اپنے رسائل میں شائع نہیں کر سکتے وہ اخبار امن میں شائع کر کے اپنی تبلیغ جاری رکھے ہوئے ہیں حالانکہ اسلام اور قانون دونوں کی رو سے انہیں اپنے ارتدادی نظریات کی تبلیغ کرنے کا قطعاً حق نہیں ہے۔ گذشتہ دنوں اس نے ایک مضمون بعنوان "علماء اور مفکرین کو دعوت فکر" کے عنوان سے شائع کیا جس میں وزیراعظم محمد خان جونیجو کے سیرت کانفرنس میں دیے گئے بیان کو بنیاد بنا کر لکھا۔

"جونیجو صاحب کا یہ اعلان، دراصل قرآن کریم میں بیان شدہ حقیقت کا مظہر ہے جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور صلعم کی نسبت مزید فرمایا (۱) وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس۔ پھر فرمایا (۲) قل یاایہا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ (۳) آپ کی ذات بابرکات کو رحمۃ للعلمین قرار دیا ان قرآنی آیتوں میں کسی شک و شبہ کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رہبر انسانیت اور رحمۃ للعلمین ہیں دوسری طرف کوئی ہلکا سا اشارہ بھی نہیں ملتا کہ آپ کسی خاص ملک، قوم، فرقے یا طبقے کیلئے مبعوث کئے گئے ہوں اور باقی دنیا کو آپ سے محروم یا بے تعلق قرار دیا گیا ہو۔ گویا جس طرح آپ مسلمانوں کیلئے ہادی اور رہبر ہیں اور سراپا رحمت ہیں اسی طرح آپ ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی بلکہ دہریہ انسانوں کیلئے بھی ہادی اور رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اور آپ کی ذات اقدس پر مسلمانوں کی طرح باقی تمام افراد کا حق بھی تسلیم کیا گیا ہے۔" (امن ۲۰ دسمبر ۸۵)

خط کشیدہ الفاظ پر غور کریں کہ کس طرح مضمون نگار نے مرزا قادیانی کی طرح دجل و تلبیس سے کام لیتے ہوئے اصل مسئلہ ختم نبوت کو جو مذکورہ تینوں آیتوں سے ظاہر ہے خلط ملط کر دیا۔ اور یہ تاثر دیا کہ ان آیتوں کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیسائیوں، یہودیوں، سکھوں، ہندوؤں، دہریوں الغرض مشرکوں اور کافروں سب کے نبی ہیں ان سب کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر حق ہے۔ اور وہ جس طرح چاہیں حضورؐ سے محبت و عقیدت کا اظہار کریں۔ آپؐ پر ایمان لانا ضروری نہیں بلکہ اصل اور بنیادی مسئلہ حضورؐ سے محبت اور عقیدت کا اظہار ہے۔

مضمون نگار نے قرآن پاک کی جن آیتوں سے اپنا مطلب نکالنا چاہا ہے ان سے تو یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ اب قیامت تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی ہیں۔ لیکن نبی ان کے ہیں جو حضورؐ کی نبوت پر ایمان لائے ان سے کیسے ثابت ہو گیا کہ ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی اور دہریے جو آپؐ کو نبی ہی

نہیں مانتے حضورؐ پر ان کا حق ہو گیا وہ حضورؐ کے ہو گئے۔ ختم نبوت کا مسئلہ ایک مسلمہ مسئلہ ہے اب حضورؐ کے بعد کسی قسم کا نیا نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی شخص اس واضح حقیقت کے بعد حضرت عیسٰی علیہ السلام اور حضرت موسٰی علیہ اسلام کا پیروکار ہونے کا مدعی ہے یا محرف شدہ توریت اور انجیلوں کو قابل عمل سمجھتا ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتا وہ لاکھ عقیدت و محبت کا اظہار کرے، ہدایت پر نہیں بلکہ سراسر گمراہی کے راستے پر گامزن ہے ایک عیسائی ُ ایک لاکھ مرتبہ حضور کی تعریف کرے لیکن توحید کا بھی منکر ہے اور آپ کی رسالت پر بھی اس کا ایمان نہیں اثلیث کا قائل ہے حضرت عیسٰی کو خدا کا بیٹا، خدا کو باپ اور حضرت مریم صدیقہ کو خدا کی جورو کہتا ہے تو دراصل وہ حضورؐ کی تعریف نہیں کر رہا بلکہ تکذیب کر رہا ہے کیونکہ اس کا کردار اس کے قول کی نفی کر رہا ہے۔

اسی طرح کوئی ہندو حضورؐ کی تعریف کرتا ہے لیکن وہ آگ، پانی، درخت، سانپ اور پتھر کی بے جان مورتیوں کو اپنا معبود اور دیوتا سمجھتا ہے اور ان کے سامنے جا کر سجدہ ریز ہوتا ہے تو اسکی تعریف لاحاصل اور بے سود ہے وہ بھی حضور کی تعریف کر کے تصدیق نہیں بلکہ تکذیب کر رہا ہے کیونکہ اصل مسئلہ ایمان ہے تعریف نہیں ـــــــ تعریف خواہ کتنی ہی کی جائے ایمان نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

ہندو سکھ، عیسائی یہودی اپنے شرکیہ عقائد و نظریات کی وجہ سے پکے مشرک ہیں اور مشرک کے متعلق قرآن پاک کا اٹل فیصلہ ہے کہ مشرک کی قطعاً بخشش نہیں ہو سکتی۔ جب ان کی بخشش ہی نہیں تو حضور پر ان کا حق کیسے ثابت ہو گیا؟

رہی یہ بات کہ حضورؐ کی تعریف کرنے سے ان (ہندوؤں، سکھوں، عیسائیوں، یہودیوں، دہریوں) کو تھوڑا بہت اجر تو ملے گا جیسا کہ مضمون نگار نے آگے چل کر لکھا ہے تو یہ دلیل ایسی ہے جیسے کوئی شخص مسجد میں جا کر بغیر وضو جماعت میں شامل ہو جائے اور جب اسے کہا جائے کہ میاں بغیر وضو نماز پڑھتے ہو تو وہ یہ جواب دے کہ کیا ہوا بغیر وضو کے نماز پڑھ لی تھوڑا بہت ثواب تو مل ہی جائے گا۔ دل میں شرک ہو، کفر ہو، منافقت ہو، ارتداد ہو اور حضورؐ کی تعریف سے اجر و ثواب کی امید بھی رکھے۔ تو یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی بغیر وضو نماز میں شامل ہو جائے اور امید یہ ہو کہ تھوڑا بہت ثواب مل جائے گا۔

دراصل قادیانیوں کو دکھ اپنا اور اپنے جھوٹے نبی مرزا قادیانی کا ہے لیکن وہ بندوق اپنے کفر شریک بھائیوں (ہندو سکھ، عیسائی، یہودی وغیرہ) کے کندھے پر رکھ کر داغنا چاہتے ہیں ـــــــ فتنے کی اصل جڑ اور اختلاف کی بنیاد مرزا قادیانی ہے ـــــــ جو کہتا ہے میں نبی ہوں، مہدی ہوں، مسیح ہوں جبکہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ "کافۃ للناس" "رسول اللہ الیکم جمیعا" کا مصداق اور رحمۃ للعالمین ہیں آپ کے بعد جو شخص بھی نبی بننے کا دعویٰ کرے وہ نہ صرف کافر ہے بلکہ مرتد اور زندیق بھی ہے چودہ سو سال سے امت مسلمہ کا یہی عقیدہ چلا آ رہا ہے اور اس مسئلہ پر امت کا اجماع ہے اس اجماعی عقیدے کے برخلاف مرزا غلام احمد قادیانی شیطان رجیم کی شہ اور مغربی استعمار کی انگیخت پر نہ صرف نبی بنا بلکہ سرکار دو عالم، ہادی کامل رہبر انسانیت نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ کر ہونے کا دعویٰ کیا اس کے ساتھ ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء کرام کی شان میں گستاخی کی ان کے بارے میں گندی اور بازاری زبان استعمال کی ـــــــ ظاہر بات ہے کہ جو شخص، جو گروہ یا جو ٹولہ ایسے شخص کو مہدی، مسیح موعود، نبی اور رسول مانتا ہے یا کسی بھی معنیٰ میں اسے اپنا پیشوا سمجھتا ہے اس کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے نزدیک تو نزدیک دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اور جب واسطہ نہیں تو اسے آپ سے محبت اور عقیدت کے اظہار کا بھی حق حاصل نہیں۔

جب مسلمان قادیانیوں کو یہ کہتے ہیں کہ تم ایک گستاخ، مداہن رسول اور حدیث نبویؐ کی رو سے دجال، کذاب اور مرتد کو نبی مانتے ہو اس کے جھوٹے دعووں کا پرچار کرتے ہو تمہیں یہ حق نہیں کہ اپنی ناپاک اور گندی زبان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام لو اور کلمہ طیبہ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا استعمال کرو تو قادیانی یہ واویلا شروع کر دیتے ہیں کہ دیکھو جی! ہمیں مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور آپ سے محبت و عقیدت کے اظہار سے روکتے ہیں حالانکہ یہ حضورؐ کی تعریف نہیں اور نہ ہی آپؐ سے محبت و عقیدت کا اظہار ہے بلکہ دراصل وہ اس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کو بطور ڈھال استعمال کر کے اپنے کفر، اپنی منافقت اپنے ارتداد اور اپنے جھوٹے نبی مرزا قادیانی کے کفریہ دعووں، توہین آمیز جھوٹی اور گندی تحریروں کو چھپانا چاہتے ہیں جو مسلمانوں کے لئے ناقابل قبول ہی نہیں بلکہ ناقابل برداشت بھی ہیں۔ مسلمان عملی طور پر کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو وہ حضورؐ کی پاک ذات کو بطور ڈھال استعمال کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دے سکتا۔

باقی صـ ۳۶ پر

خصائل نبوی ﷺ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گزر اوقات کا ذکر!

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری ؒ

ویسا باب پہلے بھی گزر چکا ہے۔ بعض نسخوں میں سب روایات ایک ہی جگہ ذکر کی ہیں۔ مقام کے مناسب یہی بات ہے۔ لیکن جو نسخے ہمارے پاس موجود ہیں۔ ان سب میں یہ باب مکرر پایا جاتا ہے۔ اگر نقل کرنے والوں کی غلطی سے ایسا نہیں ہوا تو بہت ممکن ہے کہ امام ترمذیؒ نے کسی مصلحت سے اس کو مکرر رکھا ہو۔ غور سے متفرق مصالح اس کی سمجھ میں آتی ہے۔ ممکن ہے کہ امام ترمذیؒ نے ایک لطیف اشارہ اس طرف کیا ہو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس فقر اور تنگی کو اختیار فرمانا ابتداء سے لے کر اخیر تک رہا اس لیے ابتدائی زمانہ کی طرف اول اشارہ فرمایا اور وفات کے قریب اس باب کو ذکر فرما کر اخیر زمانہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ باوجودیکہ خیبر و حنین کی غنیمتوں کے ابتک حال وہی فقر و فاقہ تھا۔ اور حق یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ حرص و طمع دور فرمائے تو فقر و فاقہ میں بھی لذت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے فرمایا کہ میرے لیے مکہ کی زمین کو سونے کی بنا دے۔ میں نے عرض کیا یا اللہ یہ نہیں بلکہ ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں تاکہ تیرا شکر کروں اور ایک دن بھوکا رہوں تاکہ تیرے سامنے عاجزی کروں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں تم لوگوں پر فقر و فاقہ سے نہیں ڈرتا بلکہ اس سے ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا اس طرح پھیل جائے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر پھیل گئی تھی۔ اور تم اس میں اس طرح دل لگا لو جس طرح ان لوگوں نے دل لگایا اور پھر تم کو بھی اسی طرح ہلاک کر دے جیسا کہ ان کو ہلاک کر دیا اسی لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ دعا فرمائی ہے کہ اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اولاد کی روزی بقدر کفایت تجویز فرما۔ (مشکوٰۃ) مصنفؒ نے اس موجودہ باب میں نو حدیثیں ذکر کی ہیں جن میں سے بعض مکرر ہیں۔ جو پہلے ابواب میں گزر چکی ہیں۔

حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا ابوالاحوص عن سماک بن حرب قال سمعت النعمان بن بشیر یقول الستم فی طعام وشراب ما شئتم لقد رایت نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم وما یجد من الدقل ما یملا بطنہ۔

نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ کیا تم لوگ کھانے پینے میں اپنی مرضی کے موافق منہمک نہیں ہو اور جتنا دل چاہے تم لوگ نہیں کھاتے ہو؟ حالانکہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ کے یہاں ردی کھجوریں بھی پیٹ بھر نہیں تھیں۔

فائدہ: یہ حدیث سالن کے باب میں دوسرے نمبر پر گزر چکی ہے۔

حدثنا هرون ابن اسحٰق حدثنا عبدة عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت ان کنا ال محمد نمکث شهرا ما نستوقد بنار ان هو الا التمر والماء۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم لوگ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل و عیال ایک ایک ماہ تک ہمارے یہاں آگ نہیں جلتی تھی صرف کھجور اور پانی پر گزارا تھا۔

فائدہ: آگ نہ جلنے کا مطلب یہ ہے کہ پکانے کے لیے کوئی چیز ہوتی ہی نہ تھی جس کے لیے آگ جلانا پڑتی۔ علماء نے لکھا ہے کہ پانی کا تذکرہ اس لیے فرمایا کہ کھجور بھی اتنی نہ تھی کہ بغیر پانی کی مدد کے پیٹ بھرنے کے لیے کافی ہوتی بلکہ چند کھجوریں کھانے کے بعد پانی سے پیٹ بھرنے کی مقدار ہوتی تھی۔ ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ دو مہینے کامل گزر جانے کے بعد تیسرے مہینہ کا چاند نظر آ جاتا تھا۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں مطلقاً آگ جلنے کی نوبت نہ آتی تھی۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک چاند پھر دوسرا چاند ہو جاتا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں سے کسی گھر میں بھی آگ جلنے کی نوبت نہ آتی تھی۔ حضرت عائشہؓ کے بھانجے عروہ نے پوچھا کہ خالہ جان پھر کس چیز پر گزارہ تھا فرمایا کہ کھجور اور پانی۔ البتہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ پڑوسی انصار میں ایسے تھے جن کے یہاں دودھ کے جانور تھے۔ ان میں سے کوئی ہدیہ کے طور پر دودھ پیش کر دیتا تو وہ ہم کو بھی پلایا جاتا تھا۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ ڈیڑھ مہینہ مسلسل ایسا گزر جاتا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں روشنی کے لیے یا کسی اور چیز کے لیے آگ نہ جلتی تھی۔ روشنی کے لیے آگ جلنے سے مراد چراغ کا جلنا ہے (جمع الوسائل) ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بکری کی ایک ٹانگ بھیجی کی رات کا وقت تھا۔ حضرت عائشہؓ اندھیرے ہی میں اس کے ٹکڑے کرنے لگیں۔ کسی نے کہا گھر میں چراغ نہیں ہے۔ فرمانے لگیں کہ اگر چراغ میں جلانے کے لیے تیل ہوتا تو اس کو کھانے ہی میں استعمال نہ کرتے۔ علماء نے لکھا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور اپنے گھر کے لوگوں

باقی صفحہ ۲۶ پر

اسلامی مساوات

حافظ محمد اکرم طوفانی سرگودھا

اسلام سچا آسمانی مذہب ہے۔ اس کے نزدیک سب بندے بندوں کی حیثیت سے برابر ہیں جرم کی سزا سب کیلئے یکساں ہے۔ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا معیاری نمونہ اپنے عمل سے پیش فرمایا ایک دولتمند خاتون فاطمہ نامی چوری کے مقدمہ میں گرفتار ہو کر نبی کریمؐ کے سامنے پیش ہوتی ہے۔ لوگوں میں تشویش پیدا ہوتی اسے چھڑانے کی سعی کی جاتی ہے مگر عدل نبویؐ کے ادا شناس ہونے کی وجہ سے کسی کو جرأت نہیں پڑتی کہ نبی کریمؐ کے سامنے جاکر بات کرسکیں۔ آخر حضرت زید کو مقرب بارگاہ سمجھ کر سفارش کیلئے بھیجا جاتا ہے اس کی سفارش سنتے ہی چہرۂ اقدس کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے ارشاد فرماتے ہیں۔ پہلی امتیں اسی لئے تباہ و برباد کردی گئیں ہیں کہ وہ اپنے چھوٹے درجے کے مجرمین سے درگذر کر جاتے تھے۔ یہ تو فاطمہ بنت قیس ہے۔ اگر فاطمہ بنت محمدؐ بھی ہوتی تو میں محمدؐ خدا کی قسم اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

حضرت صخراؓ ایک دولت مند قبیلے کے بڑے رئیس آدمی ہیں۔ جب حضورؐ طائف کا محاصرہ چھوڑ کر چلے آئے تو یہ برافروختہ ہو کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ طائف پر چڑھ دوڑتے ہیں۔ اور اتنا دباتے ہیں کہ وہ تنگ ہو کر مطیع ہو جاتے ہیں یہ اسلام پر بڑا احسان تھا۔ حضرت صخراؓ آکر اس کی خوشخبری دربار نبوت میں سناتے ہیں۔ عین اسی وقت ایک آدمی مجمع سے اٹھتا ہے۔ اور دربار نبوت میں شکوہ کرتا ہے۔ کہ حضرت صخراؓ نے قبل اسلام میرے ایک پانی کے چشمہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ وہ مجھے واپس دلایا جائے دربار نبوت سے اسی وقت واپسی کا حکم صادر ہوتا ہے اور چشمہ واپس کر دیا جاتا ہے اور ایک دوسرا صحابی کھڑا ہو کر شکایت کرتا ہے کہ حضرت انہوں نے میری ایک پھوپھی پر قبضہ کر رکھا ہے۔ طاقت ور میں نہیں چھوڑتے سرمبارک خم ہو جاتا ہے۔ دوسرا حکم بھی صخراؓ کے خلاف اسی وقت صادر ہوتا ہے۔ حالت یہ تھی کہ آپ کا چہرہ انور شرم سے سرخ ہو گیا۔ اور آنکھیں جھک گئیں اور پھر خود ہی فرمایا کہ افسوس صخراؓ کو اس کے احسان کا بدلہ نہیں ملا۔ کیا اس طرح انصاف کی مثالیں تاریخ انسانیت پیش کرسکتی ہے۔ صخراؓ اپنے قبیلے کے نہایت طاقتور اور پرشکوہ سردار تھے دونوں مستغیث انکے مقابلہ میں بہت ادنیٰ درجہ رکھتے تھے اور سب سے بڑی بات یہ کہ اسلام پر بہت بڑا احسان کر چکے تھے۔ کہ طائف کو حاصل کرنے میں ان کا ہاتھ تھا مگر اسلام کی میزان عدل میں اعلیٰ اور ادنیٰ دونوں برابر ہیں۔ دونو یکساں خدا کے بندے ہیں۔

تحریک آزادیٔ نسواں کا نتیجہ

طمانچے

امریکہ کی ایک رپورٹ

اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات یعنی امہات المومنین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ گھروں میں ٹھہری رہیں اور ایام جاہلیت کی طرح بن سنور کر نہ نکلیں یہ حکم عام ہے جدید تعلیم یافتہ اور فرنگی تہذیب کے دلدادہ آج کل آزادیٔ نسواں کی تحریک چلا رہے ہیں۔ یہ وبا امریکہ سے آئی ہے امریکہ میں تحریک آزادی نسواں کا جو نتیجہ ظاہر ہو رہا ہے وہ بھارت جگلور سے شائع ہونے رسالے نشیمن کی اس رپورٹ سے لگایا جاسکتا ہے۔

دنیا کا یہ دستور ہے اور سب نے پڑھا اور دیکھا اور سنا بھی ہے کہ مرد بیویوں کی پٹائی بھی کرتے ہیں، لات، گھونسے اور طمانچے بھی لگاتے ہیں مگر امریکہ کا گھریلو معاملہ اس کے برعکس ہے۔ امریکہ کے ایک ماہر سماجیات نے جواب تک خاندانی امور اور گھریلو جھگڑوں پر تین کتابیں لکھ چکے ہیں اپنی ایک تازہ کتاب میں لکھا ہے کہ امریکہ میں ہر سال کم از کم دو لاکھ ۵۰ ہزار مرد اپنی بیویوں کے طمانچے کھاتے ہیں اور گھروں میں بھیگی بلی بنے رہتے ہیں۔ اکثر امریکی بیویاں شوہروں کی خوب ٹھکائی کرتی ہیں۔ بعض اوقات مارپیٹ اتنی زوردار ہوتی ہے کہ شوہروں کو ہسپتال میں داخل ہونا اور زخموں کا باقاعدہ علاج کروانا پڑتا ہے۔ کیونکہ یہ زخم بوتل پھینکے لاٹھی چلانے اور آگ لگ جانے سے ہوتے ہیں ڈاکٹر سوزانے اسٹین میز، کا کہنا ہے کہ امریکی بیویاں غیظ و غضب میں شوہروں پر کھولتا پانی پھینک دیتی ہیں۔ انھیں سوتے یا میز سے باندھ کر مارتی ہیں کبھی گلدان تو کبھی آتش ٹرے سے ان کے چہروں کو زخمی کردیتی ہیں۔ جون ۸۰ء میں فلوریڈا کے ایک شہری ایڈسی کنگ نے اپنی بیوی کو گولی

باقی ص ۲۵ پر

بادشاہوں کے سامنے آنکھ کی اور اولیاء اللہ کے سامنے دل کی حفاظت کرو

سید امین گیلانی

مشہور مبلغ مولانا محمد لقمان علی پوری نے شیخو پورہ میں تقریر کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی کو اُلّو کا پٹھا کہہ دیا۔ جس پر وہ گرفتار کر لیے گئے۔ جب کیس عدالت میں آیا تو ہمارے وکیل نے مجسٹریٹ سے کہا کہ جناب ازروئے شریعت مرزا غلام احمد کافر اور مرتد (واجب القتل) ہے۔ مزید اس نے اپنی کتابوں میں تمام اہل اسلام کو فحش گالیاں دی ہیں اگر ہمارے مبلغ نے جذبات میں آکر اُلّو کا پٹھا کہہ دیا تو یہ معمولی بات ہے۔ مجسٹریٹ نے کہا کہ آپ آئندہ پیشی پر وہ کتابیں پیش کریں۔ جن میں اس نے مسلمانوں کو گالیاں دی ہیں اور کوئی مستند عالم دین بھی عدالت میں ازروئے قرآن و حدیث ثابت کرے کہ مرزا کافر ہے میں نے ملتان مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کو لکھا کہ وہ فلاں تاریخ کو مولینا لال حسین اختر کو بمعہ حوالہ جات شیخوپورہ بھیج دیں۔ اور خود حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ لاہوری کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضرت مقررہ تاریخ پر تشریف لا کر مرزا کو کافر و مرتد ثابت کریں۔ میں کسی کارکن کو اس روز بھیج دوں گا آپ اس کے ساتھ تشریف لائیں۔ حضرت نے فرمایا: "آدمی بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں تاریخ مقررہ پر میں خود ہی پہنچ جاؤں گا۔" مختصراً تاریخ مقررہ پر حضرت تشریف لائے اور عدالت کی کارروائی کے بعد مولانا سید امین الحق صاحب مرحوم جو جامع مسجد شیخوپورہ کے خطیب تھے ان کے ساتھ اُن کے حجرہ میں آ گئے۔ انہوں نے چائے وغیرہ کا بندوبست کیا۔ اس وقت حجرہ میں صرف ہم تینوں تھے۔ حضرت لاہوریؒ مولانا امین الحق صاحب مرحوم اور راقم الحروف۔ مولانا امین الحق حضرتؒ سے مصروف گفتگو تھے اور میں حضرت کے سامنے دو زانوں بیٹھا ہوا تھا۔ بار بار میرے جی میں خیال آئے کہ میں سید ہوتے ہوئے بھی اپنے اعمال بد کے ہاتھوں جہنمی ہوں اور حضرت نو مسلم کی اولاد ہونے پر بھی اپنے اعمال کے باعث جنتی ہیں۔ گویا ایک جہنمی، ایک جنتی کی زیارت کر رہا ہے۔ معاً حضرت مجھ سے مخاطب ہوئے۔ "نہ میاں نہ، نہ میاں نہ، اللہ تعالیٰ کسی کو جہنم میں نہیں پھینکنا چاہتے لوگ تو زبردستی جہنم میں کودتے ہیں۔ میں فوراً سنبھلا اور سوچا کسی نے سچ کہا ہے۔

ع "بادشاہوں کے سامنے آنکھ کی حفاظت کرو اور اولیاء اللہ کے سامنے دل کی۔

نقلی امام مہدی

گرمیوں کی دوپہر کو میں اپنی بیٹھک میں سو رہا تھا کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا دروازہ کھولا تو ایک پورے قد کاٹھ کا آدمی کھڑا تھا سر پہ ٹُکے کے اوپر پگڑی نیچے کا تہبند، پاؤں میں بوٹ اور اچکن پہنے ہوئے تھا۔ السلام علیکم، وعلیکم السلام۔ اندر تشریف لے آئیں۔ کرسی پیش کی خود چارپائی پر بیٹھ گیا پوچھا کہاں سے تشریف لائے کیسے تشریف لائے۔ اس نے جیب سے ایک کاغذ نکال کر میرے ہاتھ میں تھما دیا۔ میں نے خیال کیا کسی جلسے کی دعوت ہوگی۔ مگر جب رقعہ پڑھا تو اس میں لکھا تھا میں امام مہدی ہوں مجھ پر ایمان لاؤ میرا حکم مانو ورنہ تباہ و برباد ہو جاؤ گے۔

رقعہ پڑھ کر میں نے بمشکل ہنسی ضبط کی۔ پھر بغیر کسی وقفہ کے ایک دم چہرے پر مصنوعی رُعب و جلال کی کیفیت پیدا کر لی۔ اور کڑک کر کہا۔ او احمق، او خبیث تجھے یہ کیسے جرأت ہوئی کہ نقلی امام مہدی بن کر اصلی امام مہدی کے سامنے آئے۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ چل میرے ساتھ باہر تو بھی کہہ میں امام مہدی ہوں اور میں بھی کہتا ہوں کہ میں امام مہدی ہوں۔ پھر دیکھو کسے جوتے پڑتے ہیں۔ کس کی عزت ہوتی ہے۔ اب بے چارے امام مہدی کے پسینے چھوٹ گئے اور کانپنے لگا۔ میں نے پھر گرج کر کہا۔ اٹھو جھوٹے نکل میدان میں۔ ابھی تیرا کباڑہ کر دوں تو کہتا۔ اب اس کے سارے دم خم نکل گئے۔ ہاتھ جوڑ کے کہنے لگا۔ جناب بیٹھے مجھے معاف کر دیجئے۔

میں نے کہا تو تمہیں چار پیسے چاہئیں یا بھوک لگی ہے۔ کہنے لگا۔ بس مجھے معاف کر دیں اور جانے کی اجازت دے دیں۔ میں نے کہا۔ معاف کر دیا مگر یہ ہماری عادت کے خلاف ہے کہ کچھ کھائے پئے بغیر چلے جاؤ۔ میں نے کھانا منگا کر کھلایا اور ساتھ نصیحت کی یہ حرکت چھوڑ دو۔ اس سے بہتر ہے سیدھے سادے بھیک مانگ لیا کرو۔ اس نے اقرار کر کے مجھ سے جان چھڑائی اور تیز قدموں سے نکل گیا۔

مولانا عبدالقیوم ہاشمی

ختم نبوت

ختم نبوتؐ کا مسئلہ اسی طرح اسلام کے عقائد میں اہمیت رکھتا ہے۔ جیسے دوسرے عقائد ایمان کے لئے ضروری ہیں بظاہر اس کا تعلق عقیدہ رسالتؐ سے ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ عقیدہ رسالتؐ کی تکمیل ہی ختم نبوتؐ سے ہوتی ہے۔ اس کے چند پہلو ہم یہاں بیان کرتے ہیں

اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی نہ مانیں تو یقینی طور پر ہمارا ایمان قرآن کی طرف سے مذبذب اور ڈانوا ڈول ہو سکتا ہے اور یہ وسوسہ دل میں پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ کہیں اس کے احکام میں تبدیلی نہ ہو جائے جس سے بہانہ جوئی اور حیلہ طلبی پیدا ہو جائے گی۔ اور مسلمان تعمیل احکام میں ظاہری اور باطنی طریقہ پر ایسا مستعد نہ رہ سکے گا۔ جس کا مطالبہ اللہ کرتا ہے۔

(۲) دوسری بات یہ کہ ادائے فرض ناگوار گذرنے لگے اور وہ طبیعت پر بار معلوم ہوں گے۔ اسی بنا پر یہ خواہش پیدا ہوگی۔ کہ اس سے آسان طریقہ سامنے آجائے کہ اسے ہم آسانی سے اختیار کر سکیں۔ تو اس سے لازمی طور پر ایمان وایقان متاثر ہوگا۔ ہم آئے دن دیکھتے ہیں کہ مذہب کے نام پر جو خرافات پیش کی جاتی ہیں انہیں آسانی پسندی کی بنا پر لوگ بخوشی قبول کر لیتے ہیں کہ جیسے نماز پنجگانہ کی ادائیگی سے چھٹکارا ملا۔ عیسائیوں نے کفارہ کے مسئلہ کو خوشی سے جزو ایمان تسلیم کر لیا کہ جب مسیحؑ کا خون ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے تو ہمیں عمل سے نجات مل گئی۔ اسی لئے علماء اسلام اور محدثین کرام نے ان احادیث کو وضعی اور جعلی قرار دیا جن میں معمولی عمل پر اجر کثیر کی خبر دی گئی ہو۔ اس لئے اس قسم کی واہیات تبلیغ نے بہت سے انسانوں کے ایمان کو متزلزل کر دیا۔

(۳) اگر عقیدہ ختم نبوت کو نہ مانا جائے اور رسول اللہؐ کے لائے ہوئے احکام کو مکمل دائمی اور تمام انسانوں کے لئے واجب التعمیل تسلیم نہ کیا جائے تو عمل کا مرکز ثابت اور قائم ہی نہیں ہو سکتا۔ اور اس سے کم سے کم سہل انگاری اور لاپرواہی پیدا ہو سکتی ہے۔

یہ پہلو سامنے رکھ کر ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ جہاں رسول اللہؐ کی رسالت کو تسلیم کرنا ضروری ہے وہاں ختم نبوت کو بھی عقیدہ کی حیثیت دینا بے حد اہم اور ضروری ہے۔

اب ہم قرآن حکیم کے ذریعہ اس کے بارے میں دلیلیں پیش کرتے ہیں کیونکہ قرآن پر عقیدہ ہر مسلمان اور صاحب ایمان کے لئے ضروری اور لازمی ہے۔

قرآن حکیم کہتا ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

یعنی:۔ (لوگو) محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے (الاحزاب ۴۰)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہؐ کو خاتم النبیین فرمایا اس لئے اس کی تحقیق پہلے لغت کے لحاظ سے کرنی چاہیئے

لفظ "ختم" کے معنی مہر لگانے بند کر دینے اور آخر تک پہنچانے کے ہیں۔ اور کسی کام کو پورا کرکے فارغ ہو جانے کے ہیں۔ اس کی مثال یہ کہ ختم العمل جب عربی میں استعمال ہوگا تو اس کے معنی صرف ایک ہوں گے کہ کام سے فارغ ہوگیا۔

اسی طرح "ختم الاناء" جب بولا جائے گا تو اس کے معنی ہوں گے برتن کا منہ بند کر دیا گیا اور اس پر مہر لگا دی گئی تاکہ کوئی چیز اس میں سے باہر نہ نکلے اور کچھ اس کے اندر داخل نہ ہو۔

اور جب "ختم الکتاب" استعمال کیا جائے گا۔ تو اس کے معنی ہوں گے۔ خط بند کرکے اس پر مہر لگا دی گئی تاکہ خط محفوظ رہے۔

اور بہت لغوی معانی میں اس لفظ کا استعمال ہوتا ہے اسی کی بنا پر اہل لغت اور اہل تفسیر نے متفقہ طور پر بیک زبان وقلم لغات اور محاورہ عرب کے مطابق اس کے معنی "آخر النبیین" کئے ہیں۔

یہ تو ہے قرآنی آیات میں خاتم النبیین کی لغات سے اور تفسیر کی طرف سے وضاحت اب ہمیں احادیث نبوی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے کہ قرآنی آیات کی صحیح اور مستند شرح وتفسیر حدیث نبوی ہے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت یوں فرمائی

(۱) بنی اسرائیل کی قیادت انبیاءؑ کرتے تھے جب کوئی نبی مر جاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ (بخاری کتاب المناقب)

(۲) میری اور مجھ سے پہلے گذرے ہوئے انبیاءؑ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک عمارت بنائی اور خوبصورت بنوائی مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹی ہوئی تھی۔ لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے مگر کہتے تھے کہ اس جگہ پر اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں

(۳) رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا۔

رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے نہ نبی۔

(ترمذی، مسند احمد)

(۴) رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت کے بعد کوئی امت نہیں

اس طرح بہت سی احادیث نبوی خاتم النبیین کی تشریح و وضاحت کے لئے کتب احادیث میں مستند طور پر موجود ہیں۔ جنھیں محدثین نے اسناد کے مطابق صحیح قرار دیا ہے اب اس کے بعد جو کوئی نبی یا رسول ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ دجال اور کذاب ہے۔

قرآن و حدیث کے بعد تیسرے درجہ پر صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے تو یہ بات تاریخی حیثیت رکھتی ہے کہ رسول اللہ کے بعد جن لوگوں نے اپنی نبوت کا اعلان کیا ان سب کے خلاف صحابہ کرامؓ نے متفقہ طور پر جہاد کیا جن میں مسیلمہ کذاب کا ذکر سب سے اہم ہے کہ اس نے رسول اللہ کی نبوت کا انکار تو نہیں کیا تھا بلکہ یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ شریک نبوت بنایا گیا ہے رسالت محمدی کا قائل ہونے کے باوجود صحابہؓ نے اسے کافر اور ملت سے خارج قرار دیا اور اس کے خلاف جہاد کیا یہ تو تھا شرعی نقطۂ نظر اب ہمیں عقلی پہلو سے بھی اس مسئلہ پر نظر ڈالنی چاہیئے۔

الف:۔ نبوت ایک ایسی صفت نہیں جو ریاضت و محنت کرکے حاصل کی جاسکتی ہے اور ہر ایک اسے پالے۔

ب:۔ یہ کوئی ایسا انعام نہیں جو خدمات کے تحت اس کے صلہ میں کسی کو دیا جائے بلکہ یہ ایک منصب ہے جس پر ایک خاص ضرورت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کسی کو مقرر فرماتا ہے۔ جب کسی داعی اور خدا کی طرف بلانے والے کی ضرورت ہوتی ہے تو ایک نبی کو اس کے لئے مقرر کر دیا جاتا ہے اور جب ضرورت نہیں ہوتی تو خواہ مخواہ انبیاء پر انبیاء نہیں بھیجے جاتے۔

اب ہمیں قرآن حکیم سے یہ بات معلوم کرنی چاہئے

باقی ص۲۵ پر

آپ کے مسائل

قرآنی آیتوں کے مونوگرام

سوال:۔ انسٹیٹیوٹ آف کوسٹ اینڈ منیجمنٹ (ICMAP) انسٹیٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ آف پاکستان (ICAP) اور نہ جانے کن کن تعلیمی اداروں کے مونوگرام میں قرآنی آیات اور کسی مونوگرام میں احادیث مبارکہ لکھی جاتی ہے۔

یہ مونوگرام کم و بیش ہر دستاویزات، خطوط وغیرہ پر چھاپے جاتے ہیں یا چھپے ہوئے ہوتے ہیں جس پر بے وضو ہاتھ لگائے جاتے ہیں کئی کاغذات کو ردی سمجھ کر پھینک دیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ آیا اسلامی تاریخ میں کبھی مونوگرام پر قرآنی آیات لکھی جاتی تھیں؟

کیا اس کا اس طرح استعمال بے ادبی نہیں؟ کیا اس بے ادبی کی ذمہ دار کونسل ممبر انسٹیٹیوٹ وغیرہ نہیں کیا حکومت پاکستان نہیں؟ کیا اس بے ادبی کا عذاب ان پر نازل نہ ہوگا؟

جواب:۔ مونوگرام پر قرآنی آیات لکھنا، جبکہ ان کی بے ادبی کا اندیشہ غالب ہے۔ صحیح نہیں، جو ادارہ بھی اس بے ادبی کا مرتکب ہوگا وبال اسی کے ذمہ ہے۔ واللہ اعلم

خریدکردہ بیج یا کھاد پر زکوٰۃ

سوال:۔ زمین کے لئے جن پیسوں سے بیج اور کھاد خرید کر رکھا ہے کیا ان پر بھی زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے؟

جواب:۔ جو کھاد اور بیج خرید کر رکھ لیا ہے اس پر زکوٰۃ نہیں۔

عشر ادا کئے ہوئے دھان کا مسئلہ

سوال:۔ دھان سے بروقت عشر نکالا ہے غلہ سال بھر رکھا رہا یعنی نہ اپنی کسی ضرورت میں استعمال ہوتا ہے اور نہ ہی مارکیٹ میں اس کی کھپت ہے کیا سال گذرنے پر اس میں سے عشر دیا جائے گا یا چالیسواں حصہ زکوٰۃ؟

جواب:۔ ایک بار عشر ادا کر دینے کے بعد جب تک اس کو فروخت نہیں کیا جاتا نہ اس پر عشر ہے نہ زکوٰۃ۔

سوال:۔ ہم لوگ اگلے ماہ عمرہ پر جانا چاہتے ہیں پوچھنا یہ ہے کہ کیا کراچی سے احرام باندھنا ضروری ہے یا جدہ جاکر باندھ سکتے ہیں۔ (مردوں کے لئے)

جواب:۔ کراچی سے باندھنا ضروری ہے۔

مدینہ منورہ میں نماز ادا کرنے کی صورت

مسز خان۔ کراچی

سوال:۔ اگر کل پندرہ روز یا اس سے کم قیام کا ارادہ ہو یعنی چار یا پانچ روز مکہ شریف اور آٹھ دن مدینہ منورہ میں۔ تو نماز ادا کرنے کی کیا صورت ہوگی۔ پوری نماز حرم شریف میں جماعت کے ساتھ ادا کی جائے گی یا نماز قصر کرکے ادا کریں گے کیا پندرہ روز سے کم قیام کرنے سے عمرہ میں بھی نماز قصر کرکے پڑھی جاتی ہے یا پوری نماز کے

ساتھ، اگر قصر کرکے پڑھیں گے تو کیسے، کس طرح پڑھیں گے۔ اگر نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جائے تو پوری پڑھنی ہوگی۔ یعنی جبکہ امام مقیم ہو۔ اور اگر اپنی نماز پڑھنی ہو یا امام مسافر ہو تو قصر کریں گے۔

جواب:۔ جو نماز فرض چار رکعت ہیں ان کی دو رکعتیں پڑھی جاتی ہیں، فجر، مغرب اور وتر کی پوری

وراثت کے حصے کس حساب سے ہونگے

محمد رفیق عبدالرحیم کراچی

سوال:۔ میرے والد کا انتقال ہوگیا والد نے اپنے وارثوں میں (۱) ایک بیوہ (۷) بیٹیاں اور (۴) چار بیٹے چھوڑے ہیں۔

والد صاحب کا اثاثہ

والد صاحب اپنے انتقال کے وقت ۲۵۰ گز زمین پر آدھا حصہ بنا ہوا چھوڑ گئے تھے اور ایک عدد ۳۰۰ گز کا پلاٹ تھا اور ایک کارخانہ تھا جس میں لکڑی کے فریم اور دوسرا سامان تھا جسکی مالیت اس وقت ۱۵۰۰۰/- روپے تھی اور بینک میں ۵۰۰۰/- روپے تھے والد صاحب کے انتقال کے وقت انہوں نے ۳۰۰۰۰/- تیس ہزار روپے دوسروں کے دینے تھے۔ والد صاحب نے جو کارخانہ چھوڑا تھا اُسے ہم نے کچھ روپیہ قرض لیکر چلانا شروع کردیا اور ایک سال کے اندر اندر ہم بھائیوں نے محنت کرکے سب سے پہلے اپنے والد کا قرضہ چکا دیا اور جو ہم نے قرض لیا تھا وہ بھی ہم بھائیوں نے ادا کر دیا اور مزید رقم بھی ہم نے کمائی۔ اب معلوم یہ کرنا ہے کہ جو ہمارے والد نے اثاثہ چھوڑا ہے اس میں سارے وارثوں کا حصہ بنتا ہے یا جو کچھ ہم نے کمایا ہے (یعنی ہم بھائیوں) نے اس میں بھی سارے وارثوں کا حصہ بنتا ہے اگر سارے وارثوں کا حصہ بنتا ہے تو کس جائیداد میں کس کا کتنا حصہ بنتا ہے قرآن اور حدیث کی روشنی میں جواب دیکر شکریہ کا موقع دیجیے۔

جواب:۔ مرحوم کی تجہیز و تکفین اور ادائے قرضہ جات کے بعد ان کے ترکہ کی جتنی مالیت تھی اس کے (۱۲۰) حصے کئے جائیں گے۔ ان میں سے پندرہ حصے بیوہ کے چودہ حصے ہر لڑکے کے۔ اور سات حصے ہر لڑکی کے نقشہ حسب ذیل ہے:۔

مسئلہ ۱۲۰

بیوہ	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی
۱۵	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷

باقی ص۳۷ پر

ذوالنورین سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

شارق انبالوی کرور (لیہ)

انتخابِ مصطفےٰ عثمان رضؓ ہیں
غایتِ دینِ ہدیٰ عثمان رضؓ ہیں

دینِ حق کے پیشوا عثمان رضؓ ہیں
کب محمدؐ سے جدا عثمان رضؓ ہیں

بے کسوں کا آسرا عثمان رضؓ ہیں
بے نواؤں کی نوا عثمان رضؓ ہیں

محورِ لطف و عطا عثمان رضؓ ہیں
مرکزِ مہر و وفا عثمان رضؓ ہیں

مومنوں کے رہنما عثمان رضؓ ہیں
مشعلِ صدق و صفا عثمان رضؓ ہیں

جاں نثارِ مصطفےٰ عثمان رضؓ ہیں
نازشِ ارض و سما عثمان رضؓ ہیں

اُن کے دم سے ہے بہارِ زندگی
رونقِ صبح و مسا عثمان رضؓ ہیں

دوست بھی بھائی بھی ہیں داماد بھی
جانِ فخرِ انبیاؐ عثمان رضؓ ہیں

ہوگئے عشقِ نبوت پہ نثار
وہ شہید باصفا عثمان رضؓ ہیں

چپکے سے جامِ شہادت پی لیا
پردہ دارِ اشقیا عثمان رضؓ ہیں

کہہ رہی ہے خون میں لتھڑی کتاب
آسمانِ ارتقاء عثمان رضؓ ہیں

ہو رہی ہیں جس پہ تقریریں نثار
خامشی کی وہ ادا عثمان رضؓ ہیں

نعرہ زن ہے عالمِ معصومیت
پیکرِ صبر و رضا عثمان رضؓ ہیں

منبعِ رشد و ہدایت کیوں نہ ہوں
ایک مردِ باخدا عثمان رضؓ ہیں

غیرتِ اسلام پر قرباں ہوئے
وہ محبت آشنا عثمان رضؓ ہیں

جانتے ہیں یہ اہلِ دل اہلِ نظر
پیشوائے اولیا عثمان رضؓ ہیں

بیعتِ رضواں ہوئی جن کیلئے
وہ سفیرِ مصطفےٰؐ عثمان رضؓ ہیں

جگمگاتا ہی رہے گا حشر تک
دین کا روشن دیا عثمان رضؓ ہیں

وہ سفینہ ڈوب سکتا ہی نہیں
گویا جس کے ناخدا عثمان رضؓ ہیں

آؤ شارق ان کے سائے میں چلیں
پرتوِ صبحِ بقاء عثمان رضؓ ہیں

(مرسلہ یوسف احسان رانا کرور)

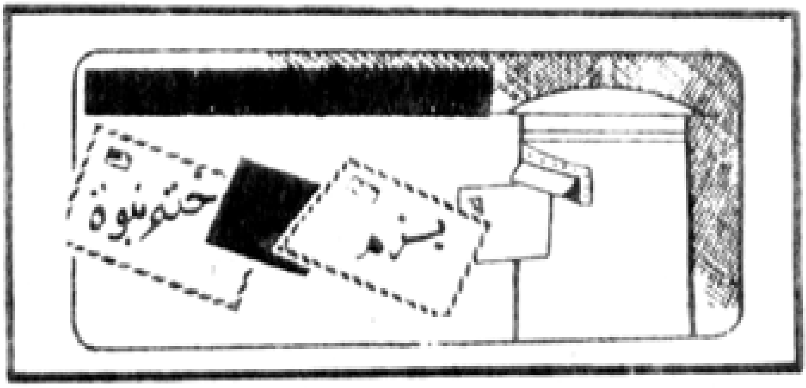

محبوب جریدہ ختم نبوت کے فوائد

محبوب جریدہ ختم نبوت کے اس ہفتہ کے شمارے ملے بہت بہت شکریہ۔ الحمدللہ تعالیٰ ان کے مطالعے سے لوگ مسئلہ ختم نبوت کی عظمت اور قادیانی ٹولے کی سرگرمیوں سے اب مکمل طور پر آگاہ ہو چکے ہیں۔ ہماری جمعیت اہل سنت والجماعت بھی کافی تبلیغ کر رہی ہے۔ اللہ ہمیں اس عظیم مقصد میں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار فرمائے (آمین) اور جس طرح اندرون و بیرون ملک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اکابرین کرام شیخ المشائخ خواجہ خان محمد صاحب سجادہ نشین کندیاں شریف۔ حضرت علامہ عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری۔ حضرت مفتی احمد الرحمٰن صاحب حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی۔ مناظر اسلام علامہ عبدالرحیم صاحب اشعر۔ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب۔ جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب اور مولانا منظور احمد الحسینی مسئلہ ختم نبوت کے لیئے قربانیاں دے رہے ہیں۔ ہمارے لئے باعث صد افتخار ہے اللہ کامیابی و کامرانی سے ہمکنار فرمائے (آمین)

(ابو عبداللہ ساجد اعوان ابوظہبی)

صفدر حسین صاحب کلیاہ اسلام آباد

عرصہ ڈیڑھ سال سے ہفت روزہ ختم نبوت کا مطالعہ کرنے کا شرف حاصل ہے جناب کی محنتوں اور کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اب یہ سفید کاغذ پر شائع ہونے لگا ہے، خدا آپ مجاہدوں کو اجر عظیم عطا کرے اور خدا ہمیں بھی یہ جہاد نصیب فرمائے آمین۔

مجھے اس رسالے سے اس لیے بھی خوشی ہے کہ میرے شیخ رح نے اس کا افتتاح فرمایا

بعد از سلام مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے ہفت روزہ ختم نبوت کا اجراء کر کے مجلس تحفظ ختم نبوت بلکہ ملت اسلامیہ پر احسان عظیم کیا ہے اور خاص کر نوجوان طبقہ پر میں نے رسالہ ختم نبوت سب سے پہلے کراچی میں تبلیغی اجتماع ۱۹۸۴ء کو کراچی سے خریدا اور پڑھا جس میں قادیانیت سے متعلق اچھا خاصہ مواد تھا، قبل اس کے میں نے کتاب قادیانیت اور ملت اسلامیہ کا موقف پڑھی پھر اس کے بعد حیات امیر شریعت رح کا مطالعہ کیا مگر دل میں ایک تمنا تھی ایک خواہش تھی کہ قادیانیوں سے متعلق روز افزوں ارتداد اور دجالی پروپیگنڈہ کی خبریں ملنا چاہیئے تاکہ ان کا محاسبہ کیا جا سکے اور نوجوان طبقہ کو اس فرقہ کے خلاف عملی جہاد میں حصہ لینا چاہیئے کیونکہ یہ عالم اسلامی کے لیئے سم قاتل ہے، اسی جذبہ کے تحت مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر گیا کہ رد قادیانیت کا مطالعہ کیا جانا چاہیئے، رد قادیانیت کا مطالعہ جو کیا سو کیا لیکن ایک چیز میری نظروں سے گذری کہ ہفت روزہ ختم نبوت کا افتتاح حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا نور اللہ مرقدہ نے فرمایا ہے، جو میرے شیخ ہیں۔

طاہر حسن پرواز۔ فیصل کالونی کراچی۔

حسن و خوبی کا مرقع "ختم نبوت"

ہفت روزہ ختم نبوت کا پرچہ ملا۔ دعا دی کہ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ پرچہ حسن و خوبی کا ایک مرقع تھا۔ ختم نبوت اگرچہ نام سے ہی مشن کا پتہ چل گیا تھا۔ مگر جب پڑھا تو دل مسرور ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس مشن میں کامیاب و کامران فرمادے آمین (ثم آمین)

میانوالی کے گمنام مجاہد کے عنوان سے نیازی صاحب کا مضمون پڑھا۔ ایک گمنام مجاہد کی داستان نہیں تھی بلکہ دیکھی جائے ایسا محسوس ہوتا ہے ایسے کردار ہر جگہ بکھرے ہوئے ہیں۔ جنہیں یکجا کرنے کی ضرورت ہے۔ قاضی احسان احمد شجاع آبادی کا تذکرہ بھی ایک رسالہ میں نظر سے گذرا پڑھا۔ بڑے قیمتی جوہر اس سرزمین پاک میں مدفون ہیں۔ جن کے اوراق زندگی گوشۂ گمنامی میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کے کارہائے نمایاں کو صفحۂ قرطاس پر اگر لکھا جائے تو ان کے واقعات وحالات سبق آموز ہونگے۔ بعض دفعہ ایسے کردار بنیادی پتھر ہوتے ہیں، دیکھنے والے دیوار کے نقش ونگار دیکھ کر محظوظ ہوتے ہیں۔ خوبصورت نقش و

رنگون برما سے
مولانا عبدالولی مظاہری کا مکتوب

ہفت روزہ ختم نبوت برابر موصول ہو رہا ہے ماشاء اللہ ختم نبوت کے موجودہ پرچے ظاہری و باطنی خوبیوں سے آراستہ ہیں ٹائٹل بھی نہایت ہی دیدہ زیب ہے اور ٹائٹل کی سرخیاں بھی بہت جاندار ہوتی ہیں قادیانیت کے بارے میں کافی معلومات بہم مل جاتی ہیں مضامین کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ ختم نبوت کے واسطہ سے آپ بیرون ممالک کا دورہ کئی بار کر چکے ہیں، بڑی خوشی کی بات ہے اللہ کرے اور زیادہ خدمت دین نصیب ہو آمین، غالباً رمضان سے قبل یا بعد چند پمفلٹ بھی موصول ہوئے تھے ادھر ادھر مساجد میں چسپاں کر دیئے گئے۔ احباب کی خدمت میں سلام عرض ہے۔

(عبدالولی مظاہری مدرسہ صورتیہ عربیہ رنگون برما)

نگار دامن دل کھینچتے ہیں۔ مگر نگاہ اس چٹان اور اس اینٹ پر نہیں جاتی، جو بنیادی پتھر ہوتا ہے اور جو اس دیوار کو اٹھائے ہوئے ہوتا ہے۔ جماعت احرار کے پرانے کارکن آج بھی ہمارے درمیان ہیں۔ جن کی جوانی جماعت احرار میں گذری، اب بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھے ہوئے ہیں، تاہم ہمت جوان اور عزم بلند ہے ناموس رسالت کی خاطر ہدیہ جان پیش کرنے کو اب بھی تیار ہیں۔

محترم ایڈیٹر صاحب آپ کی بڑی خدمت ہوگی ایسے لوگوں کے تذکروں کے لیئے کچھ صفحات مخصوص کرلیں۔ جن کی زندگی با مقصد گزری دوسروں کے لیے سامان عبرت اور ذریعہ نجات بنے گی۔ جماعتی تاریخ بھی نامکمل رہے گی۔ اس علاقہ کے جن لوگوں کے متعلق مجھے معلومات ہوں گی۔ وقتاً فوقتاً لکھتا رہوں گا۔ یہ میرے لیئے ایک سعادت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمادے (آمین ثم آمین)

عبدالحق آف موسیٰ خیل (میانوالی)

کچھ کر اور اپنا زور بھی لگا کر جا کرانے کی کوشش کی تھی۔ مگر پھر بھی برسوں تک مسلمانوں کے خوف سے یہ اپنی جماعت کا پہرہ اپنے بہشتی مقبرہ پر لگا چھوڑتے تھے کہ کہیں مرزا کی لاش کو نکال کر نہ لے جائیں۔ کیونکہ مولوی صاحب نے کہا تھا کہ ہم مرزا کی قبر کھود کر اسے دیکھیں گے کہ آیا اس کے جسم کو کیڑا لگا ہے یا کہ نہیں اس خوف نے ان کو دس برس پریشان رکھا اور پھر مستقل چوکیدار بھرتی کر لیئے۔ مقصد یہ ہے کہ یہ پہلا کارنامہ تھا ان کا۔ اب غرض یہ ہے کہ میں کافی عرصہ سے مرزائیت چھوڑ کر مسلمان ہو چکا ہوں میں نے ان کے خلاف موجودہ گورنر صاحب کو لکھا تھا۔ اور ان سے پہلے گورنر صاحب کو بھی لکھا تھا کہ یہ تبلیغ چھوڑ کر چھاپہ مار دستے بن گئے ہیں۔ تین ڈپٹی کمشنر صاحبان جو سرپور خاص میں لگے رہے ان کو ان کے خلاف لکھتا رہا۔ تین چار مرتبہ مختلف ایس۔ پی صاحبان کو بھی توجہ دلاتا رہا ہوں مگر تاحال مجھے کامیابی نہ ہوئی کیونکہ ہر درخواست پر یہ محکمہ کے لوگوں سے مل کر رقم خرچ کر کے اس کو چھپا چھوڑتے رہے، جب میں دو تین ماہ بعد وہاں سے کسی دوسری جگہ چلا جاتا یا کاروبار کرنے جاتا ہوں، پیچھے وہ نکلوا کر خرچ کر کے اس کو اپنی مرضی کی رپورٹ تیار کروا کر داخل دفتر کر دیتے چونکہ ان کے پاس چندہ کا روپیہ ہے بے دریغ خرچ کرتے ہیں، میری کیا حقیقت ہے پچھلے دنوں کنری میں مجھے قتل کرنے کے لیئے انھوں نے سازش کی، میں نے ڈپٹی کمشنر کو درخواست دی اور وہ درخواست اخباروں میں شائع کرائی آخر بیکاری کی وجہ سے کام کی خاطر کراچی آ گیا انھوں نے اس کو بھی نکلوا کر رفع دفع کر دیا، بہرحال کسی اخبار یا رسالہ ختم نبوت میں یہ شائع کرا دیں کہ کنری کے مرزائی بعض زمینداروں کی معرفت سید عمر شاہ اور اس کے بچوں کے خلاف مقدمات بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جامعہ حسینیہ محمدیہ عربیہ اسلامیہ راندیر سورت کے مہتمم کا گرامی نامہ

آپ کے دفتر میں حاضری کے موقع پر آپ حضرات نے عزت افزائی اور مہمان نوازی کی۔ جس کا میں بہت ہی ممنون ہوں آپ حضرات نے بہت اہم کام کا بیڑا اٹھایا ہے اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے آپ حضرت کی محنت جفاکشی اور دفتری کاموں کے معائنے سے بڑی خوشی ہوئی۔ حضرت مفتی صاحب اور تمام رفقاء کار کی خدمت میں ناچیز کی طرف سے سلام پیش کریں۔

(والسلام اسماعیل حافظ احمد غفرلہ)

جب میں قادیانی جماعت کی سی آئی ڈی کا اِنسپکٹر تھا؟

سید عمر شاہ

میرا نام سید عمر شاہ ہے میں قادیانی جماعت کی خفیہ تنظیم سی۔ آئی۔ ڈی میں انسپکٹر تھا میں ۱۹۱۸ء سے قادیان میں مقیم تھا اور خلیفہ صاحب کے بھائی مرزا سلطان احمد کے گھر میں رہائش تھی۔ وہ اپنے والد مرزا غلام احمد مدعی نبوت کی جماعت کے خلاف تھے۔ میں اس جماعت کے خفیہ کارناموں سے باخبر اور واقف ہوں

اس جماعت نے پہلی دفعہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری پر حملہ کرا کر قادیان میں ان کے جلسہ کو درہم برہم کیا تھا ان کے گیس توڑ دیئے کرسیاں اور بنچ ختم کر دیئے اور پھر انھوں نے قادیان میں ان کے جلسے کو حکومت سے

دارالعلوم دیوبند سے الداعی کے ایڈیٹر صاحب کا دعاؤں بھرا گرامی نامہ

دارالعلوم کے مہتمم صاحب کے ذریعے آپ کے رسالہ ختم نبوت کا تعارف ہوا، پھر انھوں نے کسی شمارے کا ایک آدھ نسخہ بھی پیش فرمایا، جس کے مطالعہ سے کافی محظوظ ہوا

پرچہ اپنے مضامین کی اہمیت مواد کی قیمت اور حسن طباعت وکتابت کے اعتبار سے ایک باذوق قاری کے لیئے از حد کشش رکھتا ہے امید ہے کہ آپ الداعی کے نام تبادلہ کے طور پر پرچہ جاری فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے، ہم نے اپنے ترسیل کے پتہ میں آپ کا پتہ درج کرلیا ہے آپ حضرات دین وملت پاکستان میں جس اخلاص سے خدمت کر رہے ہیں، اس کے لیئے میں آپ کو اپنی طرف سے اور سارے اساتذہ دارالعلوم کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں

(نور عالم امینی ایڈیٹر الداعی دیوبند)

میں نسلاً عرب ہوں۔ میرے پردادا شیخ سالم بن عبداللہ عرب حاکم حیدرآباد کی آصف جاہی فوج میں بھرتی ہوئے۔ انہیں کسی کارنامے سے خوش ہو کر حکومت نے کچھ جاگیر انعام میں دی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ مستقلاً ہندوستان میں آباد ہو گئے۔ علم دین کے حصول اور خدمت دین کا جذبہ وراثت میں ملا۔ میرے والد مولوی محمد بشیر الدین صاحب نے مسلمانوں کی دینی و ملی حالت سے مایوس ہو کر ۱۹۵۰ء میں قادیانیت قبول کر لی جبکہ میری عمر پندرہ سال تھی۔ ہم پانچ بھائی تھے۔ جو قادیانیت کی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے قادیان (صوبہ پنجاب) بھجوائے گئے میں نے چھ سال تک قادیانیت کی مخصوص تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۶۰ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کیا۔ ۱۹۶۳ء تک قادیانیت کے پرچار پر مامور ہوا۔ اس اثناء میں امت محمدیہ سے کٹ جانے کا شدید احساس ہوا۔ اور بعض نظریاتی اختلافات پیدا ہونے شروع ہو گئے جس سے ذہن میں بیسیوں سوالات ابھرتے رہے مگر بالجبر انہیں دبایا جاتا رہا۔ طویل جدوجہد کے باوجود افسوس ہے کہ قادیانیوں کی اصلاح نہ ہو سکی بالآخر مجھے اس مذہب سے کنارہ کشی اختیار کرنے اور دوبارہ اسلام کی آغوش میں آنے کی توفیق ملی۔ لیکن دکھ اس بات کا ہے کہ اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ قادیانیت میں گزارا۔ اب میرا اس مذہب سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ قادیانیت کے سلسلہ میں جو اختلافی نظریات اور سوالات میرے ذہن میں ابھرے تھے۔ زیر نظر مضمون اسی چین کی ایک کڑی ہے۔ خدا کرے ہمارے قادیانی بھائیوں کو راہ حق کی طرف لوٹنے کی توفیق ملے ——— محمد ولی الدین مولوی فاضل مکان نمبر ۱۹ - ۲ - ۱۸۴ - ۲/۱۱ رفعت پورہ حیدرآباد (اے پی)

قادیانیوں کے بہت بڑے مبلغ کا قبولِ اسلام

قادیانیت کیا ہے؟

جب سے پاکستان میں قادیانیوں کو حکومتی سطح پر "غیر مسلم" اور خارج از امت محمدیہ قرار دیا گیا ہے، قادیانی امت میں کہرام مچ گیا اور ہر کس و ناکس کے آگے چیخ و پکار اور واویلا کیا جا رہا ہے کہ دیکھو جنرل ضیاء الحق کی حکومت نے قادیانیوں کو باوجود کلمہ پڑھنے کے غیر مسلم قرار دیا ہے۔ اور پھر اپنی مظلومیت کی دہائی دیتے ہوئے اقوام عالم کے تمام دروازے کھٹکھٹائے اور اپنے سیاسی آقاؤں سے فریاد کی کہ وہ حکومت پاکستان پر دباؤ ڈالیں کہ وہ ہمیں مسلمان سمجھے اور اسلامی حقوق عطا کرے لیکن شکر ہے کہ ان کی اب تک کی ساری تگ و دو بے سود اور تمام مساعی رائیگاں چلی گئیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ ان کا یہ سارا شور و غل لاحاصل ہے اس لیے کہ حکومت پاکستان کا یہ فیصلہ دراصل قادیانیوں کے اپنے موقف و فتاویٰ کا منطقی ردعمل ہے۔ خود کردہ را علاجے نیست۔ جب قادیانیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی بنایا اور نبی منوانے کے لیے روپے کو پانی کی طرح بہایا، ہزاروں کتابیں اور رسالے شائع کیے، مباحثے اور مناظرے کیے اور جوشِ خطابت میں اشتعال انگیز فتوے جاری کیے، اکابرین اسلام کو برا کہا، ان کے عقاید و اعمال کا مذاق اڑایا اور قادیانی امت کے ایک فرد پر یہ فرض عائد ہوا کہ وہ مسلمانوں کو غیر مسلم اور خارج از اسلام سمجھے، تو ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ ان اشتعال انگیزیوں کا مسلمانوں کی طرف سے کیا جواب دیا جا سکتا تھا۔ بطور مثال قادیانیوں کے چند فتوے درج ذیل ہیں۔

۱۔ "کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔"
(آئینہ صداقت صفحہ ۳۵)

۲۔ "جیسے ایک غیر احمدی (مسلمان) کا فرض ہے کہ مسیح موعود (غلام احمد قادیانی) اور اس کے متبعین کو مسلمان نہ سمجھے ایسے ہی ایک احمدی (قادیانی) کا فرض ہے کہ جو مسیح موعود کی بیعت میں نہیں اسے مسلمان نہ سمجھے۔"
(الفاروق ۱۲ء جنوری ۱۹۱۶ء)

۳۔ "ہمارا (قادیانیوں کا) فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں۔" (انوار خلافت)

۴۔ "ہر وہ شخص جو موسیٰؑ کو مانتا ہے مگر عیسیٰؑ کو نہیں مانتا، یا عیسیٰؑ کو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں، یا محمدؐ کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا صاحب) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"
(کلمۃ الفصل صفحہ ۱۱۰)

ان فتووں کے جواب میں قادیانیوں کو بار بار سمجھایا گیا کہ ایسے اشتعال انگیز فتوے جاری نہ کریں۔ اور مسلمانوں کو یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح غیر مسلم نہ قرار دیں۔ کیونکہ مسلمان کلمہ

گو ہیں، اہل قبلہ ہیں، و سیرتِ رسول پر کما حقہٗ عامل اور ارکان اسلام کے پابند ہیں، محض مرزا صاحب کو نہ ماننے کی وجہ سے وہ کیونکر غیر مسلم ہو سکتے ہیں؟ اور بار بار اپیل کی گئی کہ ان خطوط کا شدید ردعمل آپ لوگوں کے لیے خطرناک ہو سکتا ہے۔ مگر یہ ساری اپیلیں اور مسلم اکابرین کی ساری کوششیں بے سود و بے نتیجہ ثابت ہوئیں۔ اور مسلسل ایک صدی کی اشتعال انگیزی اور ہٹ دھرمیوں کا طبعی و لازمی ردعمل وہی رونما ہوا جس کا اندیشہ تھا۔

حکومتِ پاکستان کے جاری کردہ آرڈی ننس کو ظلم قرار دینے والے قادیانیوں کا یہ مطالبہ سراسر احمقانہ ہے کہ وہ تو دنیا بھر کے کلمہ گو مسلمانوں کو غیر مسلم کہیں اور پھر ان سے یہ مطالبہ بھی کریں کہ وہ انہیں مسلمان تسلیم کر لیں۔ قادیانیوں کی یہ ہٹ دھرمی ناقابلِ فہم ہے کہ وہ تو اہل اسلام کو دائرۂ اسلام سے خارج کریں اور پھر ان سے خود کو مسلمان منوالیں چنانچہ قادیانیوں کی اسی منطق نے ملک میں فسادات کی آگ بھڑکائی، لاکھوں کی املاک ضائع ہوئیں۔ ادھر طرف نفرت و تشدد کے شعلے بلند ہوتے۔ بالآخر حکومت پاکستان نے اس کا حل یہی ڈھونڈا کر خود قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔ اس آرڈی ننس کے بعد عوام اور خصوصاً اہل اسلام نے امن و چین کا سانس لیا۔ اور اس طرح یہ فتنہ ہمیشہ کے لیے دبا دیا گیا۔ مستقبل قریب میں اب اس کے دوبارہ سر اٹھانے کے سارے امکانات ختم ہو چکے ہیں۔

حکومت پاکستان کے اس آرڈیننس کے بعد قادیانی حضرات اپنے مسلمان ہونے کے سبب سے بڑی دلیل یہ دیتے پھر رہے ہیں کہ ہم بھی مسلمانوں کی طرح کلمہ طیبہ لَآ اِلٰـہ اِلاَّ اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں اس لیے ہم غیر مسلم نہیں ہو سکتے۔ بعض سادہ لوح مسلمان قادیانیوں کی اس دلیل سے متاثر ہو کر ہمدردی کے جذبات ظاہر بھی کر دیتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے قادیانیوں کا یہ کلمہ پڑھنا اور اس کا دہرانا سراسر دھوکہ ہے اور یہ صرف دکھانے کے دانت ہیں۔ کلمۃ حق ارید بہا الباطل۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ شریعت اسلامی کی اصطلاح میں اسلام اور کفر میں حدِ فاصل صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برا یا گیا ہے اور تا قیامت اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ اقوام و مذہب کے امتیازات اور ملتوں اور امتوں کے تمام اختلافات کو مٹا کر ساری دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرے۔ چنانچہ اسی مقصد کے تحت اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو خاتم النبیین کا اعلیٰ ترین منصب عطا فرمایا ہے۔ لہٰذا اب قیامت تک جو شخص بھی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے آجائے اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہ اِلاَّ اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کر لے وہ مسلم ہوگا۔ اور جو نہ آئے وہ کافر یا غیر مسلم ہوگا۔ نہ اس کلمہ میں کوئی کمی بیشی ہو سکتی ہے اور نہ ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے علاوہ کسی اور کے جھنڈے کو یہ مرتبہ دیا جا سکتا ہے۔ اہل اسلام کا ایمان ہے کہ قیامت تک صرف "محمد رسول اللہ" کا جھنڈا رہے گا۔

لیکن قادیانی حضرات کلمہ طیبہ کی اس حیثیت اور

باقی صفحہ ۲۶ پر

حیدرآباد دکن کے مسلمانوں نے

قادیانیوں کے بھارتی سربراہ کا دورہ ناکام بنا دیا

مولانا سید اکبر الدین قاسمی فاضل دیوبند کا مکتوب

ختم نبوت پابندی سے مل رہا ہے اور پاکستان کی سرگرمیوں کا علم ہو رہا ہے۔ ابھی حال ہی میں ہندوستان کی قادیانی جماعت کا سربراہ مرزا وسیم آیا ہوا تھا۔ اس کے فتنہ کے سدباب کے لیے افتخاری شخصیت مولانا محمد اسماعیل صاحب کٹکی امیر شریعت اڑیسہ گئے تھے۔ پندرہ بیس دن حیدرآباد دکن کے علاقے میں خوب کام رہا۔ ان مقامات پر پہنچے جہاں قادیانی اپنا کونشن کر رہے تھے۔ وہاں پر مسلمانوں کا ایک بہت بڑا جلوس نکلا۔ دو تین روز تک جلسے ہوتے رہے جس کی وجہ سے قادیانیوں کا پروگرام بُری طرح ناکام ہو گیا۔ اس کے علاوہ حیدرآباد اور دیگر مقامات پر نہایت کامیاب جلسے ہوتے رہے۔ ان جلسوں میں ہماری کامیابی بلکہ عظیم کامیابی جناب ولی الدین صاحب کا قادیانیت سے تائب ہو کر ایمان لانا اور اسلام میں داخل ہونا ہے۔ موصوف نہ صرف مرزا قادیانی کے پیرو تھے۔ بلکہ ان کے مبلغ اور قابل ترین آدمی تھے۔ عام لیاقت والے کا تو ان سے بات بھی کرنا مشکل تھا۔ اچھے اچھے آدمیوں کو چکرا دیتے تھے۔ وہ خود کہتے تھے کہ میرے پاس اجرائے نبوت کی ایک سو نو دلیلیں ہیں اب کہتے ہیں کہ ان کا جواب بھی میرے پاس ہے۔ ان کا توبہ نامہ بھیج رہا ہوں جس میں انہوں نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس توبہ نامہ کو ہفت روزہ ختم نبوت میں شائع کر دیں۔

(سید اکبر الدین قاسمی نائب ناظم مجلس علمیہ آندھرا پردیش)

بھارت کی قادیانی جماعت میں دراڑیں پڑ گئیں

آغاخانیت

قادیانیت کی طرح ایک خطرناک گروہ

مولانا عبیداللہ چترالی

آغاخانیت کے ناپاک عزائم

آغاخانی فرقہ روزِ اول سے اسلام کا دشمن بن کر معرض وجود میں آیا۔ معرض وجود میں آنے کا اولین مقصد ہی عالم اسلام اور مستحکم اسلامی حکومت کا شیرازہ بکھیرنا تھا۔ جس طرح کہ اسلام دشمن قوتوں نے قادیانی امت کو اسلام کے خلاف منظم کیا اسی طرح اس سازشی ٹولے کو بھی بعینہٖ اسی مقصد کے لئے وجود بخشا گیا۔ اس ٹولے نے مسلمانوں کو نہ صرف سیاسی نقصان پہنچا کر غیروں کا غلام بنایا بلکہ اسلامی عقائد کو پامال کرنے میں بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ قرآن کو محرف بتایا۔ اللہ رب العزت کے وجود کا یہ کہہ کر انکار کیا کہ غائب خدا کو ماننا نامعقول ہے۔ اور اپنے امام کو خدا مانا۔ جنت و دوزخ اور آخرت کا انکار کیا۔ نماز روزہ اور حج کا تصور ہی ختم کرنے کی کوشش کی۔ خانہ کعبہ کو سامراجیوں کی اجتماع گاہ قرار دیا غرض شریعت کو سرے سے منسوخ و باطل قرار دیا۔

ہمارے اسلاف نے اس سازش کے خلاف ہر قسم کا جہاد کرتے ہوئے اس کی خوب سرکوبی کی۔ امام غزالیؒ امام عبدالقاہرؒ اور امام رازیؒ جیسے اکابر نے اس فرقہ کے خلاف ضخیم ضخیم کتابیں تصنیف کیں۔ اور اس عظیم جہاد کے رد عمل میں بہت سے اکابر جان سے ہاتھ دھو بیٹھے جن میں امام رازیؒ کا نام خصوصاً قابل ذکر ہے ان قربانیوں کے نتیجے میں اس فرقہ نے تقیہ کے طور پر اپنے آپ کو چھپائے رکھا۔ مگر خفیہ طور پر اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھا یہاں تک کہ انگریزوں نے برصغیر میں ان کو منظم کیا۔

"اسماعیلی تاریخ" کے مطابق انگریزوں نے اس فرقہ کو منظم کرنے میں بڑی دلچسپی لی۔ اور عدالتی فیصلے کے ذریعے آغاخان کو اس فرقے کا پیشوا قرار دے کر اس کو مختلف انعامات و اعزازات سے نوازا جس کی وجہ سے اب بھی آغاخان کو "پرنس" کا لقب دیا جاتا ہے۔ پھر بھی یہ فرقہ اپنے عقائد و عزائم کو ظاہر کرنے سے گریزاں تھا اور اندر ہی اندر اپنے آپ کو مستحکم بنانے میں مصروف تھا مگر جب سے افغانستان پر روس کا تسلط ہوا اس وقت سے یہ فرقہ منظر عام پر آگیا۔ اور نہ صرف اپنے عقائد کا برملا اظہار کرنے لگا بلکہ مسلمانوں کو اپنے عقائد باطلہ کی طرف دعوت دینے اور علماء کو چیلنج دینے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ نیز آغاخان فاؤنڈیشن وغیرہ ناموں سے [illegible] کی صورت میں تنظیمیں بنا بنا کر مسلمانوں پر معاشی دباؤ ڈالنے کی کوشش کی۔ اور کئی سرکردہ بلکہ بہت سے دیندار افراد کو اپنے زیر اثر کیا۔ نیز تمام اہم محکموں میں اپنے فرقہ کے لوگوں کو بھرتی کر کے نظام حکومت اپنے ہاتھ میں لینے کی بھرپور کوشش میں ہے۔

معتبر و مستند ذرائع کے مطابق یہ فرقہ گلگت چترال اور وخان کو ملا کر روس کی مدد سے ایک اسماعیلی سٹیٹ بنانے کی فکر میں ہے۔ اخباری اطلاع کے مطابق روس وخان پر قبضہ کرنے کے بعد زیر زمین سرنگ بنانے میں مصروف ہے تاکہ چترال اور گلگت کو براہ راست وخان اور روس کے ساتھ ملایا جائے۔ اور یوں آغاخانی سٹیٹ کے بارے میں روسی عزائم کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

آغاخان نے روسی ساخت کے بہت سے ہیلی کاپٹر خرید کر چترال گلگت کے لئے وقف کر دیئے ہیں جو بہ وقت مسلمانوں کو ذہنی طور پر مرعوب کرنے میں عملاً مصروف ہیں۔ نیز سیاحت کے نام سے بہت سے اہم مقامات پر کنٹرول حاصل کر کے اپنے لئے مرکز اور منصوبہ جات کے لئے سنٹر بنائے جا رہے ہیں اسی سلسلہ میں "پرنس امین آغاخان" کئی بار پاکستان کا دورہ کر کے گلگت، سوات، چترال، پشاور اور دیگر کئی اہم مقامات میں اہم ہوٹلوں وغیرہ کو ٹھیکے پر حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے۔

ادھر اس باطل فرقہ کے خلاف جب بھی آواز اٹھی ہے تو حکومت اپنی لاعلمی یا غفلت کی وجہ سے پورے زور کے ساتھ اسے دبانے کی کوشش کرتی ہے۔ حال ہی میں حکومت نے اس فرقہ کے خلاف طبع شدہ تمام کتابوں جریدہ پمفلٹ، فتاویٰ اور اشتہارات کو ضبط کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔ پاکستان میں اس کی بہت کم مثال ملتی ہے کہ حکومت نے کسی فرقہ کی اس طرح کھل کر اور بے تحاشا مدد اور پشت پناہی کی ہو۔ حکومت اس فرقہ کے سرکردہ افراد سے اتنی متاثر ہے کہ ان کے پسند و ناپسند افراد کو آگے پیچھے کرنے میں ان کے اشاروں کی منتظر رہتی ہے۔ اور آئے دن علماء کرام کو قید و بند، ضلع بدر اور مختلف ذہنی اذیتیں دی جا رہی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ حکومت کی نظر میں یہ تمام امور فرقہ واریت کو دبانے کے لئے کئے جا رہے ہوں۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس سے فرقہ واریت دبنے کے بجائے ابھرتی ہے۔ اور ایک باطل فرقہ کو اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل میں پوری طرح مدد ملتی ہے۔ کیا اچھی مثال ہے

عجب مردماں اند سنگ را بستہ و سگ را گشادہ اند

ادھر علماء کرام، دانشوروں اور عام مسلمانوں کی خاموشی بھی تعجب خیز ہے۔ عوام تو کیا بہت سے خواص کو بھی اس خطرناک فرقہ کے زہریلے جال کا علم تک نہیں اور حضرات اس کے خلاف اعانت و امداد طلب کرتے ہیں ان کی اپیل کو درخور اعتنا نہیں سمجھا جاتا جو کہ آگے چل کر سخت نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ ہم تمام مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ اس فرقہ کی شرارتوں سے اور عقائد سے خبردار ہو جائیں۔ اور ان کی جملہ حرکات و سکنات کا نوٹس لیں۔

بشکریہ: ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک اگست ۱۹۸۵ء

تحریر: مولا بخش کشتہ

فتح اسلام

قسط ۳

قادیان کانفرنس ۱۹۲۱ء کی ایک رپورٹ

اجلاس دوم (۱۹ مارچ) بعد نماز عصر

تقریر مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹیؒ

پہلے مولوی محمد طیب صاحب دیوبندی نے خوش الحانی سے ایک رکوع تلاوت فرمایا۔ اس کے بعد مولانا نے حمد و صلوٰۃ کے ساتھ اپنی تقریر ان آیات سے شروع کی (سپارہ ۶ سورۃ النساء) فبما نقضهم میثاقهم...... الا قلیلا...... وبکفرهم...... عظیما...... ذوقهم...... وما قتلوه وما صلبوه...... یقینا...... بل رفعه الله الیه...... حکیما...... وان من اهل الکتاب...... شهیدا۔ کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے شرکت جلسہ کی توفیق بخشی۔ سابقہ جلسہ میں اس لیے حاضر نہ ہو سکا کہ بمبئی میں تھا۔ اس دفعہ بھی بنگال جانے والا تھا۔ کہ اطلاع پہنچی۔ حاضر ہو گیا ہوں۔ درحقیقت جو خدا چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔

صاحبان "حیات مسیح قبل نزول" کا مضمون میرے متعلق کیا گیا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جو بات قرآن و حدیث سے ثابت ہو جائے۔ وہ ماننی چاہیے۔ میرا مضمون دو جزو پر منقسم ہے۔ مسئلہ صلیب اور مسئلہ رفع سماوی۔ یعنی آیا عیسیٰ صلیب پر چڑھائے گئے یا نہ۔ اور آیا آپ کی ہجرت کشمیر میں کرائی گئی یا آسمان پر۔ قلت وقت کے باعث آج صرف صلیب پر تقریر کروں گا اور رفع کی بابت کل پھر کروں گا۔ صلیب کا واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ یہودیوں نے حضرت مسیح کو پکڑوایا۔ اور سولی پر چڑھا دیا اور آپ کے بدن پر میخیں لگائیں۔ یہودی مسیح کا مرجانا تسلیم کرتے ہیں۔ مگر مرزا قادیانی صاحب کا قول ہے کہ مسیح علیہ السلام مرے نہیں بلکہ اس کے بعد نکل کر کشمیر محلہ خانیار میں جا کر مرے اور میں ثابت کر چکا ہوں کہ نہ وہ یہودیوں کے بقول سولی پر چڑھے۔ نہ ہجرت کرکے کشمیر کو گئے بلکہ یہودیوں کی دستبرد سے پہلے ہی آپ صحیح و سالم معہ آسمان پر اٹھائے گئے۔ میں اپنے دلائل قرآن سے دوں گا اور مخالف کا دارومدار اناجیل پر ہے۔

اناجیل بالاتفاق شہادت دیتی ہیں کہ مسیح کو پکڑنے آئے تو آپ کے سب شاگرد بھاگ گئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تواتر قومی اس کی دلیل ہے حالانکہ تواتر کے لیے شرط ہے کہ آخری درجہ اس کا شہادت عینی ہو۔ عام لوگ تواتر اور افواہ میں فرق نہیں کرتے۔ کوئی حواری مسیح کے صلیب پر چڑھائے جانے کی چشم دید شہادت نہیں دیتا (دیکھو انجیل مرقس انگریزی باب ۲ آیت ۵۰۔ متی باب ۲۶ آیت ۵۶) سب کے سب حواری آپ کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ مرقس تابعین میں سے ہے۔ متی حواری ہے مگر اس نے یہ کتاب نہیں لکھی ہے۔ لہٰذا اس واقعہ کا انجیلوں میں سخت اختلاف ہے

اس کے بعد مسیح کے یہودا اسکریوطی کے ۳۰ روپے رشوت لے کر پکڑوانے کا ذکر ہے۔ اس میں بھی اختلاف موجود ہے۔ انجیل یوحنا میں لکھا ہے کہ یہودا نے پیشانی پر بوسہ دے کر حضرت مسیح کو شناخت کرایا لیکن اسی کتاب کے برخلاف یوحنا کی انجیل میں ہی لکھا ہے۔ کہ جب مسیح کو پکڑنے گئے تو خود مسیح نے کہا میں ہوں۔ یہاں نہ بوسے کا ذکر ہے۔ نہ اور کچھ۔ اس کے بعد مولانا صاحب نے انجیلوں میں بے شمار اختلاف دکھاتے ہوئے کہا کہ جب ہر ایک انجیل میں اس قدر تناقض موجود ہے کہ ایک روایت دوسری روایت کے منافی ہو۔ تو اہل علم کے نزدیک وہ کیونکر قابل قبول ہو سکتی ہے۔ اب قرآن کو لیجیے کہ یہود کا عیسیٰ تک ہاتھ نہیں پہنچا (پارہ ششم) یہ ہیں ان پر لعنت کے اسباب۔

ان میں بعض یہود کے اقوال ہیں۔ بعض افعال عہد توڑنا۔ آیات سے انکار کرنا، بہتان لگانا۔ علماء کے عقیدہ سے۔ خداوند کریم نے مجرد قول کو لعنت قرار دیا۔ جو انہوں نے کہا انا قتلنا المسیح اور اس کو زیادہ واضح کرنے کے لیے فرمایا کہ وما قتلوه وما صلبوه۔ یعنی قتل اور صلیب۔ دونوں کی نفی کر دی۔ قرآن کریم کی یہ ترتیب اور بندش الفاظ بلا فائدہ نہیں۔ صرف قتلوہ پہ بس نہیں کیا۔ مگر اللہ کو علم تھا کہ ۱۳ سو سال کے بعد کوئی شخص ایسا پیدا ہو گا جو یہ کہے گا کہ قتل نہیں ہوئے صلیب دیئے گئے۔ لہٰذا اس کی بھی اس میں تردید کر دی۔ ہاں تو پھر وہ کون تھا۔ جبکہ عیسیٰ مقتول و مصلوب نہیں ہوئے۔ وہ لکن شبہ لہم میں ذکر ہے۔ عیسیٰ جیسا بنایا گیا۔ عیسائی مذہب کہ چونکہ مصلوبیت عیسیٰ سے مدد ملتی ہے۔ اور وہ اس کو کفارہ بیان کرتے ہیں۔ اس لیے وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ سولی پر چڑھ گئے۔ انگلستان کا فاضل جارج سیل اس کے متعلق کہتا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت محمدؐ نے یہ بات بنائی ہے۔ مگر یہ غلطی پر ہیں۔ کیونکہ حضرت محمدؐ سے پہلے عیسائیوں کے بہت سے فرقے بھی یہی عقیدہ رکھتے تھے کہ عیسیٰ خود سولی نہیں چڑھے بلکہ ان کے بجائے کوئی اور سولی پر چڑھا۔ اس وقت انہوں نے بہت سے فرقوں کے نام گنوائے جو اس کے قائل ہیں۔ کہ کوئی اور ہم شکل سولی پر چڑھا۔ چونکہ اس بارے میں خود ابتداء کے عیسائیوں میں اختلاف ہے پس ان کا تواتر قومی نہ رہا۔ یہی قرآن کہتا ہے اور یہی حق ہے کہ نہ وہ قتل ہوئے نہ سولی چڑھے بلکہ رفعه الله الیه اس کی تفصیل کروں گا۔ انشاء اللہ۔

بولتی تحریریں

کس کے وفادار
کس کے ایجنٹ
کس کے جاسوس؟

مرتبہ: خواجہ عبدالحمید بٹ آف قادیاں حال لودھراں

قادیان سے حسن بن صباح کی جماعت مرزائی جماعت لوگوں کے سامنے مذہبی لبادہ اوڑھ کر فرقہ احمدیہ کے نام سے نمودار ہوئی۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے:-

"مناسب معلوم ہوتا ہے اس فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ رکھا جاوے۔ (تریاق القلوب اصلاح ۳۴۵ مصنف منشی غلام احمد قادیانی)

مالی غربت

"میرے والد (غلام مرتضیٰ) جو اپنی ناکامیوں کی وجہ سے اکثر مغموم اور مہموم رہتے تھے۔ اس نامرادی کی وجہ سے ایک عمیق گرداب غم و اضطراب میں زندگی بسر کرتے تھے (کتاب البریہ صہ ۱۴۵ مصنف منشی غلام احمد قادیانی)

انگریزی ملازمت

"آپ (منشی غلام احمد قادیانی) شہر سیالکوٹ میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے ۱۵ روپے ماہوار) (سیرت المہدی حصہ اوّل صہ ۴۳)

شہرت کا طریق

منشی غلام احمد قادیانی نے مختاری کا امتحان دیا۔ جس میں وہ فیل ہو گیا۔ پھر مذہبی میدان میں چھلانگ لگائی دل میں شہرت کا خیال اور مال و دولت کی حرص تھی۔ اس لیے مختلف طریقوں سے روپیہ حاصل کرنے کی جد و جہد کی سب سے پہلے کتابوں کو لکھنے اور فروخت کرنے کی سبیل بنائی۔ اور ساتھ ہی اسلام کی خدمت کرنے کے بہانے سے چندہ حاصل کیا۔ اور پھر مختلف دعاوی شروع کر دیئے۔ مجدد، مہدی، مثیل مسیح، پھر مسیح، ظلی نبی، بروزی، غیر تشریعی نبی مامور، نذیر قسم کے گول مول الفاظ سے مسلمانوں کو دھوکا دیتا رہا۔

شہرت کی ہوس میں کرشن اجے سنگھ بہادر، رودر گوپال اور کرشن اوتار بنا۔ کشف، الہام، خواب، کو بنیاد بنا کر مختلف قسم کے جھوٹے دعاوی کرتا رہا۔ جو بعد میں اس کی ذلت کے باعث بنے۔ ملاحظہ ہو۔

"مسیح آگیا ہے اور وہ وقت آتا ہے۔ بلکہ قریب ہے کہ زمین پر رام چندر پوجا جائے گا۔ بجز کرشن: عیسیٰ علیہ السلام (شہادت القرآن صہ ۱۵)

"اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ مسیح کے نزول کے وقت اسلام دنیا میں پھیل جائے گا۔ اور تمام باطلہ (ہندو، عیسائی، یہودی، بہائی غیر مسلم وغیرہ) ہلاک ہو جائیں گے۔ اور راستبازی ترقی کرے گی۔" (ایام صلح صہ ۱۲)

غلام احمد قادیانی چاپلوسی، خوشامد، اور ابن الوقتی کا ماہر ہو گیا۔ اور دولت کی فراہمی میں ہر حیلہ سے کام لیا۔ اور جاسوسی کو (انگریزی حکومت کی) اس نے اپنا مذہب بنا لیا۔ ملاحظہ ہو:

"بہ اعتبار مذہبی اصول کے مسلمانوں کے تمام فرقوں سے (انگریزی حکومت) گورنمنٹ کے اول درجہ کا وفادار اور جاں نثار یہی فرقہ ہے۔"

(تبلیغ رسالت صلا جلد۲)

"سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس سال کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار و جانثار ثابت کر چکی ہے۔ اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اپنے ماتحت حکام کو اشارے فرمائے۔ (راز داری سے) کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔"

(تبلیغ رسالت صلا)

"جو کچھ ہم پوری آزادی کے ساتھ اس گورنمنٹ کے تحت اشاعت میں لا سکتے ہیں۔ یہ خدمت ہم کو معظمہ یا مدینہ منورہ میں بیٹھ کر بھی ہرگز نہیں کر سکتے۔"

(ازالہ اوہام طبع دوم صہ ۲۸)

(انگریزی کی جاسوسی، مسلمانوں کی دل آزاری اور انبیاؑ اور اسلام کی توہین کے علاوہ اور کونسی خدمت کی۔

"اگر ہم برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں۔

گورنمنٹ برطانیہ کی وفادار فوج

"میری جماعت ...... گورنمنٹ کے لیے ایک وفادار فوج ہے۔ جس کا ظاہر و باطن گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی سے بھرا پڑا ہے۔" (تحفہ قیصریہ صلا)

"بلاشبہ ہمارا جان و مال گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہی میں فدا ہے اور ہو گا۔ اور ہم غائبانہ اس کے اقبال کے دعاگو ہیں۔ (نور القرآن حصہ اوّل صہ ۳۳)

جاسوسی کی ابتدائی تبلیغ

"قرین مصلحت ہے کہ سرکار۔ انگریزی کی خیر خواہی کے لیے نافہم مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات میں درج کیے جاویں جو در پردہ برٹش انڈیا کو دار الحرب قرار دیتے ہیں ہم امید رکھتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ حکیم مزاج بھی ان نقشوں کو ملکی راز کی طرح اپنے دفتر میں محفوظ رکھے گی۔" (تبلیغ رسالت جلد ۵ صلا)

"میں یقین رکھتا ہوں کہ ایک دن گورنمنٹ عالیہ میری خدمات کی قدر کرے گی!"

(تبلیغ رسالت جلد ۷ ص۱۹ اشتہار مندرجہ ۱۰ار نومبر ۱۹۰۸ء)

"غرض میں گورنمنٹ کے لیے بمنزلہ حرز سلطنت (تعویذ) ہوں۔" (تبلیغ رسالت ص۳)

تبلیغ کا پول

"سو مجھ سے پادریوں کے مقابل جو کچھ وقوع میں آیا ہے۔ حکمت عملی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا ہے میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اول درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اول درجہ کا بنا دیا ہے۔ (۱) والد مرحوم کے اثر نے (۲) گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے (۳) خدا تعالیٰ کے الہام نے"

(ضمیمہ گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست مندرجہ ضمیمہ تریاق القلوب ۲۰ر دسمبر ۱۸۹۹ء)

مشترکہ فوائد

"ہمارے فوائد اور گورنمنٹ کے فوائد متحد ہو گئے ہیں۔ جہاں جہاں یہ گورنمنٹ پھیلتی ہے۔ وہاں ہمارے لیے تبلیغ کا ایک میدان کھلتا ہے!"

(اخبار الفضل قادیان ۱۹ر اکتوبر ۱۹۱۳ء)

نرالہ تعلق

"ہمارے حالات ہی اس قسم کے ہیں جو گورنمنٹ اور ہمارے فوائد ایک ہوتے ہیں گورنمنٹ برطانیہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی قدم آگے بڑھانے کا موقع ملتا ہے"

(خطبہ مرزا محمود پسر مرزا قادیانی الفضل قادیان ۲۷ جولائی ۱۹۱۸ء)

غیر ممالک میں امداد

"اگر ہم دیگر ممالک میں تبلیغ کے لیے جائیں تو وہاں بھی برٹش گورنمنٹ ہماری مدد کرتی ہے۔"

(برکات خلافت ص۶۵ مصنفہ مرزا محمود)

روس میں انگریزی خدمات

"روس میں اگرچہ تبلیغ کے لیے گیا تھا لیکن چونکہ سلسلہ احمدیہ اور برٹش گورنمنٹ کے باہمی مفاد ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔ اس لیے جہاں میں تبلیغ کرتا ہوں وہاں مجھے لازماً انگریزی حکومت کی خدمت کرنی پڑتی تھی۔" (مضمون مبلغ بخارا محمد امین مجاہد، مندرجہ الفضل قادیان ۲۸ر اگست ۱۹۲۳ء)

قدرت کا انتقام

یہی محمد امین مبلغ بخارا جب واپس قادیان آیا۔ کچھ عرصہ کے بعد یہی مبلغ فتح محمد عرف فتح سیال ناظر اعلیٰ سلسلہ احمدیہ قادیان کی کلہاڑی کی ضربات سے قتل ہوا۔ جس کا ذکر مسٹر جی۔ ڈی کھوسلہ سیشن جج گورداسپور نے اپنے فیصلہ مقدمہ سرکار بنام سید عطاء اللہ شاہ بخاری (امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ) سنہ ۱۹۳۶ء میں کیا ہے۔

نبی مسخرے

نبوت کا دعویٰ کرنے والے

(تحریر: قمر تبسم کمری)

ایک زمانہ ایسا بھی گذرا ہے جب شام اور عراق میں ایک دو نہیں بے شمار مدعیان نبوت پیدا ہو گئے تھے ان مدعیان نبوت کے حالات کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ان میں بیشتر تعداد ایسے لوگوں کی تھی جو مذاقاً نبوت کا دعویٰ کرتے تھے۔ اور خلیفہ کے سامنے کوئی لطیفہ یا مذاق کا جملہ کہہ کر چھوٹ جاتے تھے۔ ذیل کے میں واقعات ملاحظہ کیجئے۔

خلیفہ مہدی عباسی کے عہد میں ایک شخص نے دعویٰ نبوت کیا۔ جب اسے پکڑ کر دربار خلافت میں لائے تو مہدی نے پوچھا تم نبی ہو؟ بولا جی ہاں کن لوگوں کے لیے مبعوث ہوئے ہو۔ بولا تم نے کسی کے پاس ایک گھڑی کے لیے بھی نہیں جانے دیا میں نام لوں تو کس کا لوں، ادھر میں نے دعویٰ کیا اور ادھر تم نے مجھے پکڑ کر قید خانے میں بند کر دیا۔ یہ جواب سن کر مہدی ہنسا اور اسے چھوڑ دیا۔

۲۔ ایک دن عبداللہ بن خازم دجلہ کے پل کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں لوگ ایک شخص کو پکڑ کر لائے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ انہوں نے اس سے کہا تم پیغمبر ہو؟ بولا جی ہاں۔ پوچھا کس قوم پر مبعوث ہوئے ہو؟ کسی پر بھی ہوا ہوں تمہیں کیا؟ میں شیطان پر مبعوث ہوا ہوں یہ جواب سن کر عبداللہ ہنسے اور کہا اسے چھوڑ دو تاکہ شیطان ملعون کے پاس چلا جائے۔

۳۔ ثمامہ بن اشرس کہتے ہیں کہ میں قید میں تھا کہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مہذب شخص صاف ستھرا اور باوقار شخص قید خانہ میں آیا۔ اس وقت میرے ہاتھ میں شربت کا جام تھا اسے دیکھتے ہی میں اس قدر متاثر ہوا کہ جام کو منہ سے لگانا بھول گیا۔ اور اس سے پوچھا کہ لوگوں نے کس گناہ پر آپ کو قید کیا ہے؟ بولا یہ بدمعاش مجھے پکڑ لائے ہیں اور محض اس بنا پر کہ میں نے اس حق کو ظاہر کیا میں نبی مرسل ہوں۔ یہ سن کر میں متعجب ہوا اور اس سے کہا کوئی معجزہ بھی آپ کے پاس ہے؟ بولا جی ہاں میرے پاس تو سب سے بڑا معجزہ موجود ہے پوچھا وہ کیا۔ کہا۔ کسی حسین عورت کو لاؤ۔ دیکھو ابھی اس سے ایک بچہ پیدا ہوگا جو میری نبوت کی تصدیق کرے گا۔ ثمامہ نے یہ سن کر مشکل سے ہنسی روکی۔ اور پھر جام پیش کر کے کہا لیجئے اسے نوش فرمائیے۔

افغانستان میں جاسوس

"حکومت افغانستان نے دو احمدیوں پر مقدمہ چلایا کہ وہ برطانیہ کے جاسوس ہیں۔"

(اخبار الفضل قادیان ۳ مارچ ۱۹۲۵ء)

تبلیغ کا پہلا زینہ، جاسوس جماعت

"ایک دفعہ برلن (جرمنی) میں احمدیوں نے ایک ٹی پارٹی کا انتظام کیا اور بڑے بڑے آفیسروں کو ٹی پارٹی میں شمولیت کے دعوت نامے بھیجے۔ ایک جرمن وزیر بھی اس پارٹی میں شامل ہوا۔ تو حکومت جرمنی نے اس جرمن وزیر سے جواب طلبی کی کہ برطانیہ کی جاسوس جماعت کی پارٹی میں کیوں شامل ہوئے۔"

(اخبار الفضل قادیان ۳ اپریل ۱۹۳۴ء)

گورنمنٹ برطانیہ کی پٹھو جماعت

"ہماری جماعت وہ جماعت ہے کہ جسے شروع میں ہی لوگ کہتے چلے آتے ہیں کہ یہ خوشامدی اور گورنمنٹ کی پٹھو ہے۔ بعض لوگ ہم پر الزام لگاتے ہیں کہ ہم گورنمنٹ کے جاسوس ہیں۔"

(اخبار الفضل ۱۰ نومبر ۱۹۳۴ء)

جاسوس اور ایجنٹ جماعت

"پھر یہ خیال کہ جماعت احمدیہ انگریزوں کی ایجنٹ ہے۔ لوگوں کے دل میں اس قدر راسخ تھا کہ بڑے بڑے سیاسی لیڈروں نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ ہم علیحدگی میں آپ سے پوچھتے ہیں آپ کا انگریزی حکومت سے کیا تعلق ہے۔ ڈاکٹر سید محمود جو اس وقت کانگرس کے سیکرٹری تھے ایک دفعہ قادیان آئے انہوں نے بتایا کہ پنڈت جواہر لعل نہرو جب یورپ کے سفر سے واپس آئے تو انہوں نے سٹیشن پر اتر کر جو باتیں سب سے پہلے کیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ میں نے اس سفر سے یہ سبق حاصل کیا ہے کہ انگریزی گورنمنٹ کو ہم کمزور کرنا چاہتے ہیں۔ تو ضروری ہے کہ پہلے جماعت احمدیہ کو کمزور کیا جاوے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ احمدی جماعت انگریزوں کی تائید حاصل ایجنٹ ہے۔" (خطبہ محمود مندرجہ اخبار الفضل قادیان ۱۲ اگست ۱۹۳۵ء)

انگریزوں کی فتح ہماری فتح ہے۔

جماعت احمدیہ کے لیے خوشی کا مقام ہے کہ اس جنگ میں انگریزی سلطنت قائم ہوئی۔ اور خوشی کی پہلی وجہ یہ ہے کہ انگریز قوم ہماری محسن ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ ہمارے مسیح موعود کی دعا زبردست رنگ میں مقبول ہوئی اور صحابہ کی طرح یومئذ یفرح المومنون بنصر اللہ کا انعام ہمیں عطا ہوا۔ (اخبار ریویو ماہانہ رسالہ دسمبر ۱۹۱۸ء)

ممالک اسلامیہ انگریزوں کے غلام بن جائیں

"حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں مہدی ہوں اور حکومت برطانیہ میری تلوار ہے۔ عراق، عرب، شام ہم ہر جگہ اپنی تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں۔"

(اخبار الفضل قادیان ۷ دسمبر ۱۹۱۸ء)

تین لاکھ روپیہ

مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپیہ ماہوار بھی آئیں گے۔ مگر خدا تعالیٰ جو غریبوں کو خاک سے اٹھاتا ہے اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے۔ اس نے میری دستگیری کی۔ اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ روپیہ کے قریب آچکا ہے اور شاید اس سے بھی زیادہ۔" (حقیقت الوحی ص ۲۱۱ مصنفہ مرزا قادیانی)

لفافوں میں لوٹ

"اگر میرے بیان کا اعتبار نہ ہو تو بیس برس کے سرکاری رجسٹروں کو دیکھو تا کہ معلوم ہو کہ کس قدر آمدنی کا دروازہ اس مدت میں کھولا گیا۔ حالانکہ یہ آمدنی صرف ڈاک کے ذریعہ تک محدود نہ تھی۔ روپیہ کی آمدنی اس طرح بھی ہوتی ہے کہ لوگ خود قادیان میں آکر دے جاتے ہیں اور نیز ایسی آمدنی جو لفافوں میں ... رہے۔

بھی نذرانے بھیجے جاتے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص ۲۱۲)

علامہ اقبالؒ کا اضطراب

علامہ اقبالؒ مرزا متنبی قادیان کی تحریکات پڑھ کر بہت مضطرب ہوتے اور ان کو مجبوراً یہ کہنا پڑا ہے

دولت اغیار را رحمت شمرد

رقص ہا گرد کلیسا کرد و مرد

ترجمہ: غیروں کی دولت کو رحمت شمار کیا اور گرجے (کلیسا) کے گرد ناچ کیا۔

پس ثابت ہوا کہ مرزائیوں اور مرزا قادیانی کا اصل مشن انگریز کی جاسوسی تھا۔

بقیہ در اخبار ختم نبوت

تبلیغ اور عالمی مبلغ و مناظر حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر نے مسئلہ ختم نبوت کی اساسیت، قادیانی دجل و فریب، حیات عیسیٰ علیہ السلام پر لیکچر دیے اور قادیانیوں کے اسلام پر اعتراضات کے جوابات دیے۔ یہ پروگرام ۴ تا ۱۰ دسمبر تک ہوا۔

اندرون سندھ قادیانیوں نے ۲۵ تا ۲۷ دسمبر گریہ وزاری اور آہ و بکا میں گذارے

اندرون سندھ سے آمدہ اطلاعات کے مطابق قادیانیوں نے ۲۵، ۲۶، ۲۷ دسمبر کے تین دن بھوکے رہ کر اور رات گریہ وزاری اور آہ و بکا میں گذارے، یاد رہے کہ ۲۵ دسمبر کو اصلی مسیحی کرسمس مناتے ہیں اور نقلی مسیحی قادیانی ۲۵ دسمبر سے اپنا سالانہ میلہ ربوہ میں منعقد کرتے تھے۔ جشن کا سماں ہوتا تھا۔ اس میلے کے متعلق ان کا عقیدہ ہے کہ یہ حج کی طرح ہے گذشتہ سال سے انہیں ہر طرح سے تبلیغ کرنے کی مخالفت کر دی گئی ہے۔ اس مرتبہ انہوں نے جلسہ کے نام سے میلہ منعقد کرنے کی بہت زیادہ کوشش کی لیکن ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اس ناکامی کے بعد بھگوڑے خلیفہ مرزا طاہر نے جنیوا سے بذریعہ لندن سے پیغام بھیجا کہ یہ تین دن بقول انکے روزہ رکھ کر اور راتوں کو گریہ وزاری کر کے گذارے جائیں چنانچہ اندرون سندھ میں جوان کی آبادیاں ہیں وہاں گھر بال کلاکا کا کر نظریاتی کو جگاتے اور گنگناتے رہے۔ اور ساری ساری رات روتے

مسلمانوں کا زبردست احتجاج

سکھر کی تمام مسجدوں میں پرزور احتجاج کیا گیا اور تمام مساجد میں قرارداد پاس کرائی گئی۔ تمام خطباء نے حکومت پر زور دیا کہ جو فیصلے مارشل لا میں ہوئے ہیں ان کا اعلان بغیر کسی تاخیر کے جلد کیا جائے۔ ساہیوال کیس اور سکھر کیس کے فیصلے جلد از جلد سنائے جائیں، جب یہ اعلان مولانا بشیر احمد صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر اور خطیب الفاروق مسجد نے کیا تو لوگوں نے پرجوش نعرے لگائے اور لوگوں نے کھڑے ہو ہو کر حکومت سے مطالبہ کیا کہ حکومت جلد اعلان کرے۔ مندرجہ ذیل مساجد کے خطباء نے قرارداد پیش کیں۔ مولوی ظفر الحق مسجد شہید گنج۔ قاری اسلام الدین مکہ مسجد قاری خلیل احمد صاحب جامع مسجد بندر روڈ، مفتی محمد حسین صاحب قادری مفتی محمد اقبال فیضی صاحب۔ حافظ محمد سلیمان صاحب اہلحدیث۔ شیخ الحدیث مولانا محمد مراد صاحب تقریباً تیس مسجدوں میں قرارداد پاس کرائی گئیں۔ اور حکومت سے تمام خطباء نے مطالبہ کیا کہ حکومت سکھر ساہیوال کیس کا فیصلہ جلد از جلد کرے۔ قرارداد میں ہے یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا اسلم قریشی کیس کے سلسلہ میں امت محمدیہ کی پریشانی کا احساس کرے ساہیوال وسکھر شہداء کیس کا فیصلہ ہونے کے باوجود ان کے فیصلے کا اعلان نہیں کیا گیا۔ اس کا اعلان کرکے مسلمانوں کی پریشانی کو دور کیا جائے، اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش ارتداد کی شرعی سزا کو قانون کا درجہ دیا جائے۔ قادیانیوں کی ربوہ کی سکنی اراضی کے غیر قانونی انتقال کی تحقیقات کرا کر اس کو کینسل کرکے قابضین رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں قادیانی جماعت کو اسلام وملک دشمنی کے باعث خلاف قانون قرار دیا جائے اور انجمن احمدیہ کی جائیداد کو بحق سرکار ضبط کیا جائے قادیانیوں کو فوج اور سول کی کلیدی اسامیوں سے برطرف کیا جائے پاسپورٹ کی طرح شناختی کارڈ و تعلیمی اداروں کے فارموں سرٹیفکیٹوں میں حلف نامہ کی بنیاد پر مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے قادیانیوں کی عبادت گاہوں کی ہیئت مساجد سے مختلف کی جائے۔ اور امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مکمل عملدرآمد کیا جائے

بقیہ: ختم نبوت

کہ نبی کے مقرر کرنے کی ضرورت کن کن حالات میں پیش آتی ہے تو غور سے قرآن حکیم کا مطالعہ کرنے کے بعد چار صورتیں ایسی ہیں جن میں انبیاء کرام مبعوث کیے گئے۔

(۱) ایک تو یہ کہ کسی خاص قوم میں نبیؑ کی ضرورت کیوں ہوئی۔ کہ اس میں پہلے کوئی نبی نہ آیا۔ اور دوسرے نبی کا پیغام بھی اس قوم تک نہ پہنچ سکا۔

(۲) دوسری وجہ یہ کہ پہلے گزرے ہوئے نبی کی تعلیم بھلا دی گئی ہو یا اس میں تحریف یا ردوبدل اور کمی کر دی گئی ہو اور اس کے پیغام کی پیروی کا امکان نہ رہا ہو۔

(۳) تیسری وجہ یہ کہ گذشتہ نبی کے ذریعہ مکمل تعلیم وہدایت لوگوں کو نہ ملی ہو اور تعلیم دین کی تکمیل کے لیے مزید نبیوں کی ضرورت ہو۔

(۴) چوتھی یہ کہ ایک نبی کے ساتھ اس کی مدد کے لیے ایک اور نبی کی ضرورت ہو۔

ان چاروں صورتوں کو سامنے رکھ کر دیکھا جائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد نبوت کی کوئی ضرورت باقی نہ رہی۔

قرآن حکیم خود بتاتا ہے کہ رسول اللہ کے زمانے سے مسلسل حالات موجود رہے ہیں کہ آپ کی دعوت

قرآن حکیم خود بتاتا ہے کہ رسول اللہ کو تمام دنیا کے لیے مبعوث فرمایا گیا اور ہمیں دنیا کی تاریخ بھی بتاتی ہے کہ رسول اللہ کے زمانے سے مسلسل ایسے حالات موجود رہے ہیں کہ آپ کی دعوت تمام دنیا اور قوموں ملکوں تک پہنچ سکتی ہے اور پہنچ رہی ہے اس لیے پہلی ضرورت ختم ہو گئی اور کسی نبی کے آنے کی ضرورت نہ رہی۔

دوسری صورت کا جواب یہ ہے کہ قرآن خود اس کا گواہ ہے کہ قرآن محفوظ ہے جس کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لی ہے اسی کے ساتھ احادیث وسیرت نبوی کا ذخیرہ اس کا گواہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت بالکل صحیح اور اپنی اصلی صورت میں محفوظ ہے اور اس میں ذرہ برابر تحریف نہیں ہوئی اور تبدیلی قیامت تک نہ ہو سکے گی۔ اور جو تعلیم زبانی اور عمل کے ذریعہ ہمیں دی گئی وہ آج بھی ہمارے سامنے ہے اور اس طرح محفوظ ہے کہ گویا ہم نے اپنے کانوں سے سنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

اب رہی تیسری ضرورت تو یہ بات بھی واضح ہے کہ رسول اللہ کے ذریعے سے دین کی تکمیل کر دی گئی اور اللہ نے اس کو واضح طور پر اپنے کلام پاک میں ظاہر فرمایا اس لیے تکمیل دین کیلئے یہ ضرورت بھی باقی نہیں کہ کوئی نبی بھیجا جائے۔

اس کے بعد رہا چوتھی ضرورت کا حال کہ اگر کوئی مددگار نبی کی ضرورت ہوتی تو اسے حضورؐ کے زمانے میں ہی آپ کے ساتھ مقرر کر دیا جاتا اس لئے ظاہر ہے کہ جب مقرر ہی نہ کیا گیا۔ تو پھر یہ ضرورت بھی باقی نہ رہی۔

اب اگر کوئی پانچویں وجہ یہ قرار دے جس کی بناء پر رسول اللہ کے بعد ایک نبی کی ضرورت ہوئی اور اس کا جواز یہ پیدا کرے کہ قوم بگڑ گئی ہے اس لیے اصلاح کی خاطر ایک نبی کی ضرورت ہے تو ہم اس سے سوال کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ محض اصلاح کے لیے کوئی نبی کب بھیجا گیا تو اب اسے کیوں بھیجا جا سکتا ہے۔ نبی اس لیے آتا ہے کہ اس کے سپرد وحی کی جائے۔ اور وحی کی ضرورت یا تو کسی نئے پیغام دینے کے لیے ہوتی ہے یا گذشتہ پیغام کی تکمیل کرنے کے لیے یا تحریفات کو درست کرنے کی خاطر۔ تو ہم وحی محمدی اور قرآن کو تکمیل دین کے بعد محفوظ پاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بھی یہی فرماتا ہے کہ وحی کی سب ضرورتیں پوری ہو گئیں۔ لہذا اب مصلحین کی ضرورت اصلاح کے لیے رہ جاتی ہے انبیاءؑ کی ضرورت قطعی باقی نہیں رہتی۔

بقیہ: طمانچہ

مار دی۔ جب اس کیس کی تحقیق ہوئی تو پتہ چلا کہ یہ شخص مسلسل چار سال سے بیوی کے ناقابل برداشت مظالم سہہ رہا تھا اور اس کی بیوی ہر روز اس کو پیٹتی تھی ایک دن اس نے تنگ آکر بیوی کو گولی سے اڑا دیا۔ پولیس کو اس آدمی نے بتایا کہ اس کی بیوی نے کئی مرتبہ چاقو بھی چلایا،

ایک مرتبہ پلاسٹک کی چھری سے اس وقت گلا کاٹ دینا چاہا جبکہ وہ سو رہا تھا۔ ایک مرتبہ دونوں میں لڑائی بھڑائی اور بیوی نے ہیر ویٹ پھینک کر جو مارا تو کنگ کی آنکھ جاتی رہی۔ ایک مرتبہ اس نے برتن اور کپڑے دھونے والے صابن کا تیزاب شوہر کے چہرے پر پھینک دیا جس سے جلد جھلس گئی۔ اور چہرہ مسخ ہوگیا۔ ایڈی کنگ کا کہنا ہے کہ اس کی بیوی بہت زیادہ شراب پیتی تھی، ڈاکٹر سوزانے نے لکھا ہے کہ گھریلو ماحول کے بگاڑ کی وجہ میاں بیوی میں عدم خیالی اور ہم آہنگی نہ ہونے اور ایک دوسرے پر سبقت رکھنے کی وجہ سے ہے اگر میاں کمزور اور بیوی طاقتور ہو تو بیوی ہی کی ڈکٹیٹر شپ چلتی ہے اور میاں کو خاموش رہنا پڑتا ہے اگر بیوی مالدار اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو تو وہ اپنے شوہر کو حقیر سمجھتی ہے اور چاہتی ہے کہ ہر کام اس کی مرضی اور اجازت سے ہو۔ یہ چیز عورتوں میں اس لئے پیدا ہوئی کیونکہ خود مردوں نے عورتوں کی آزادی کی تحریک چلائی اور یہ بھول گئے کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔

بقیہ:۔ خصائل نبوی

کے لیے اس حالت کو پسند فرمایا حالانکہ خزانوں کی کنجیاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کی گئیں۔ اس کے بعد چار حصوں پر منقسم ہوگئی ایک وہ جماعت جنہوں نے نہ تو خود دنیا کی طرف رخ کیا نہ دنیا ہی نے ان کا ارادہ کیا۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ دوسری وہ جماعت جنہوں نے دنیا کا رخ نہ کیا۔ لیکن دنیا نے ان کا ارادہ کیا۔ جیسے کہ فاروق اعظمؓ۔ تیسرے وہ لوگ جنہوں نے دنیا کی طرف رخ کیا اور دنیا نے بھی ان کی طرف رخ کیا جیسے کہ بنو امیہ کے بادشاہ عمر بن عبدالعزیزؒ کے علاوہ، چوتھے وہ لوگ جنہوں نے دنیا کا ارادہ کیا مگر دنیا نے ادھر کا رخ نہ کیا جیسے وہ لوگ جن کو اللہ نے فقیر بنایا اور دنیا کی محبت ان کے دل میں ہوگی (مناوی)

بقیہ:۔ اداریہ

مذکورہ مضمون جس نے بھی لکھا اس کے پس منظر میں بھی یہی مقصد کارفرما ہے۔ اور مضمون نگار نے اپنے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح انتہائی دجل و تلبیس اور مکاری و عیاری سے کام لیا ہے۔

مضمون نگار نے اپنے مضمون میں انتہائی پُرفریب انداز میں یہ بھی کہا ہے کہ کسی فرقے (یعنی مسلمانوں) کو یہ حق نہیں کہ وہ حضورؐ سے کسی (ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی، دہریے) کو دور رکھنے کی کوشش کریں یہ محض دھوکہ ہے مسلمان تو یہ کہتے ہیں کہ

در فیض محمدؐ وا ہے آئے جس کا جی چاہے
نہ آئے آتش دوزخ میں جائے جس کا جی چاہے

اصل مسئلہ یہ نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کا ہے جیسا کہ ہم پہلے اظہار کر چکے ہیں ـــــ قادیانی مرزا قادیانی کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روپ میں پیش کرنا چاہتے ہیں وہ بھی ہندوؤں، سکھوں، عیسائیوں یہودیوں اور دہریوں کے سامنے نہیں بلکہ مسلمانوں کے سامنے ـــــ یہ ایک سازش ہے خطرناک سازش جسے پروان چڑھانے کی قطعاً اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اور امن اخبار اس سازش کو پروان چڑھانے میں مصروف ہے۔ (محمد حنیف ندیم)

بقیہ:۔ جنرل ضیاء اور اسلم قریشی

میں ڈاکوں۔ اور تھوڑا گروپ کی انتہائی بے رحم کاروائیوں میں یقیناً یقیناً قادیانی کمانڈوز ملوث ہیں، جو جرمنی۔ ہندوستان۔ اسرائیل اور برطانیہ سے تربیت حاصل کرکے آئے ہیں۔ قادیانی ٹولے کی بنیاد ہی مسلمان دشمنی پر رکھی گئی ہے۔ علامہ اقبالؒ نے کہا ہے کہ احمدیت یہودیت کا چربہ ہے اور احمدی اسلام اور ہندوستان (پاکستان) دونوں کے غدار ہیں۔ قادیانی ۹۹ کروڑ مسلمانوں کو کافر اور کنجریوں کی اولاد سمجھتے ہیں۔ اور جو قادیانی مسلمان ہو جائے اسے مرتد کہتے ہیں مسلمان پر ظلم کرنا اور انہیں قتل کرکے خوش ہونا ثواب سمجھتے ہیں۔ لہٰذا تھوڑا گروپ جیسے اجتماعی قتل کوئی دہریہ یا کمیونسٹ بھی نہیں کر سکتا۔ اس قدر دردناک ظلم والے قتل تو قادیانیوں کے سوا کوئی کر ہی نہیں سکتا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ظفر اللہ قادیانی مرتد نے اپنے محسن قائد اعظمؒ جس نے اس کو وزیر خارجہ پاکستان بنایا تھا۔ کا جنازہ نہ پڑھا۔ کہ وہ کافر کا جنازہ پڑھنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ اس کے بعد ظفر اللہ قادیانی مرتد نے اپنے دوسرے محسن خان لیاقت علی خان کو گولی مروا کر شہید کروا دیا۔ کیونکہ وہ لیاقت باغ کے جلسہ عام میں یہ اعلان کرنے والے تھے کہ انہوں نے ظفر اللہ قادیانی مرتد کو وزارت خارجہ سے نکال دیا ہے۔ اس سلسلہ میں دو تین سال سے اشتہارات میں یہ اعلان کر رہا ہوں۔ کہ خان لیاقت علی خان شہید کا قاتل چوہدری ظفر اللہ خان مرتد ہے، مگر ہماری حکومت نے اس پر مقدمہ چلا کر پھانسی نہیں دی ہے حالانکہ رسالہ آتش نشاں میں ظفر اللہ قادیانی مرتد کے ۲۰ صفحوں کے انٹرویو سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ خان لیاقت علی خان شہید کا قاتل صرف اور صرف ظفر اللہ قادیانی مرتد ہے انٹرویو لینے والے نے ظفر اللہ قادیانی مرتد سے سوال کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ لیاقت باغ کے جلسہ کے شروع ہوتے ہی لیاقت علی خان شہید نے یہ اعلان کرنا تھا کہ مسلمانان پاکستان کے مطالبہ پر میں نے ظفر اللہ قادیانی کو وزارت خارجہ سے نکال دیا ہے۔ لیکن ظفر اللہ قادیانی مرتد کو اس بات اور فیصلہ کا علم ہوگیا۔ تو اس نے خان لیاقت علی خان شہید کو یہ اعلان کرنے سے پہلے ہی قتل کرنے کا منصوبہ بنا لیا۔ اور جلسہ شروع ہوتے ہی ان کو گولیاں مروا کر شہید کر دیا۔ اس کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ تو ظفر اللہ قادیانی نے یہ جواب دینے کی بجائے کہ یہ مجھ پر بہتان ہے میں اپنے ایک محسن کو ہرگز قتل نہیں کر سکتا جواب دیا کہ اگر خان لیاقت علی خان شہید نے مجھے وزارت خارجہ سے ہٹانے کا ہی اعلان کرنا تھا۔ تو اس نے مجھے کیوں نہ بتایا۔ ان سب حالات کو جاننے کے بعد بھی اگر ہماری اسلامی حکومت اور قادیانی نواز لیڈر یہ سمجھتے ہیں کہ قادیانی اسلام، پاکستان اور مسلمان دشمنی سے باز آجائیں گے۔ اور ان سے کسی خیر کی توقع کی جاسکتی ہے تو وہ یقیناً احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں لہٰذا پاکستان سے قادیانی ناسور کا خاتمہ اشد ضروری ہے۔ اس میں دیر نہیں کرنی چاہیے خدا ایسا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانان پاکستان کو راضی کریں۔

بقیہ :- آپ کے مسائل

تصاویر کا مسئلہ

_____ شاہین اختر ناز، کراچی

میرا مسئلہ "تصاویر" ہیں آپنے تصاویر کے موضوع بے حیائی کی سزا پر خاصہ طویل و مدلل جواب دیا لیکن جناب اس سے فی زمانہ جو بھی تصاویر کے سلسلے میں مسائل درپیش ہیں انکی تشفی نہیں ہوتی۔ کیونکہ بحیثیت مسلمان ہم سب جانتے ہیں کہ اسلام میں جانداروں کی تصویر کشی حرام قرار دی گئی ہے جبکہ اس دور میں تصاویر ہمارے اردگرد بکھری پڑی ہیں ٹی، وی، V.C.R، اخبارات اور رسائل کی صورت میں لہٰذا میرا مسئلہ یہی ہے کہ تصویر ہمارے لئے ہر صورت میں حرام ہیں یا کسی صورت یہ جائز بھی ہو سکتی ہیں۔ جیسے کہ بعض مجبوریوں کے تحت یعنی تعلیمی اداروں کالج یونیورسٹی میں امتحانی فارموں پر (خواتین مستثنیٰ ہیں لیکن لڑکے تو لگاتے ہیں) شناختی کارڈ اور پاسپورٹ وغیرہ پر۔ اگر ان مجبوریوں پر بھی شریعت کی رو سے تصاویر جائز نہیں تو پھر آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ کہ رمضان شریف میں خود میں نے امام کعبہ کو ٹی وی پر تراویح پڑھاتے دیکھا تھا، اگر آپ کہیں کہ اس میں قصور فلم بنانے والوں کا ہے تو جناب کعبۃ اللہ میں علماء اس غیر شرعی فعل سے منع کرنے کا پورا حق رکھتے ہیں اور اس مقدس جگہ یقیناً ان کا حکم چلے گا) اس کے علاوہ آئے دن چند علماء دین اخبارات و ٹیلی ویژن پر نظر آتے ہیں اور پھر خود آپ ایک اخبار کے توسط سے مسائل کا حل بتاتے ہیں۔ اس اخبار میں تصویر بھی ہوتی ہیں۔ اب یہ تو ممکن نہیں کہ لوگ اسلامی معلومات کا صفحہ پڑھ لیں اور ملکی اور غیر ملکی باتصویر اہم خبریں چھوڑ دیں۔ لہٰذا تصاویر کے سلسلے میں یہ اہم عرضداشت ہیں۔

۱ - اب آپ یہ بتائیے کہ کیا ہم تعلیم حاصل نہ کریں کیونکہ دوسری صورت میں ابتدائی جماعت سے ہی باتصویر قاعدہ پڑھایا جاتا ہے الف سے انار اور ب سے بکری والا۔

۲ - پاسپورٹ کی تصویر کی وجہ سے بیرون ممالک جانا چھوڑ دیں (لوگ حج کے لئے بھی جاتے ہیں)

۳ - اخبارات و رسائل اور ٹی وی وغیرہ سے کنارہ کشی کرلیں۔ تو پھر ٹی وی پر جناب طاہر القادری کی اور پروگرام تفہیم دین کی اسلامی تعلیمات سے کیسے مستفید ہونگے۔ اور اخبار میں آپکی مفید معلومات سے۔

میری خواہش ہے کہ آپ میرے خط کو قریبی اشاعت میں جگہ دیں تاکہ ان سب لوگوں کا بھی بھلا ہو جو تصاویر کے مسائل سے دوچار ہیں۔

میری تحریر میں کہیں کوئی تلخی محسوس کریں تو اپنی بیٹی سمجھ کر معاف فرمائیں۔

جواب :- یہ اصول ذہن میں رکھیے کہ گناہ ہر حال میں گناہ ہے خواہ (خدانخواستہ) ساری دنیا اس میں ملوث ہوجائے دوسرا اصول یہ بھی ملحوظ رکھیے کہ جب کوئی برائی عام ہو جائے تو اگرچہ اس کی نحوست بھی عام ہوگی۔ مگر آدمی مکلف اپنے فعل کا ہے۔ پہلے اصول کے مطابق کچھ علماء کا ٹیلی ویژن پر آنا اس کے جواز کی دلیل نہیں نہ امام حرم کا تراویح پڑھانا ہی اس کے جواز کی دلیل ہے۔ اگر طبیب کسی بیماری میں مبتلا ہوجائیں تو بیماری بیماری ہی رہے گی۔ اس کو صحت کا نام نہیں دیا جاسکتا اور دوسرے اصول کے مطابق جہاں قانونی مجبوری کی وجہ سے تصویر بنوانی پڑے، یا تصویر میں آدمی ملوث ہوجائے تو اگر وہ اس کو برا سمجھتا ہے تو گناہگار نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم سے توقع ہے کہ وہ اس پر مواخذہ نہیں فرمائیں گے۔ لیکن جن لوگوں کے اختیار میں ہو کہ اس برائی کو مٹالیں۔ اس کے باوجود وہ نہیں مٹاتے وہ گناہگار ہوں گے۔ امید ہے ان اصولی باتوں سے آپ کا اشکال حل ہوگیا ہوگا۔ واللہ اعلم

بقیہ :- قبول اسلام

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مقام و مرتبہ کے قائل نہیں ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مسلمان ہونے کے لئے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا کافی نہیں ہے اور نہ وہ شخص مسلمان کہلا سکتا ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے آجائے وہ ایسا ہی غیر مسلم کا غیر مسلم رہے گا جیسے کوئی شخص حضرت موسیٰ ؑ یا عیسیٰ ؑ یا کسی سابقہ نبی کے جھنڈے کے نیچے آجائے، اب محمد رسول اللہ کا جھنڈا باقی نہیں رہا، اس کی جگہ مرزا غلام احمد صاحب کا جھنڈا گاڑ دیا گیا ہے اب کوئی مسلمان کہلانا چاہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ مرزا صاحب کے نیچے آکر ان کی نبوت کا اقرار کرے۔ آج دنیا کی تمام اسلامی حکومتیں اور ایک ارب کے لگ بھگ اہل اسلام چونکہ مرزا صاحب کے جھنڈے کے نیچے جمع نہیں ہوئے ہیں۔ اس لیے وہ کلمہ طیبہ پڑھنے کے باوجود غیر مسلم اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ایسے ہی غیر مسلم جیسے یہودی یا عیسائی ہیں ـــــ قادیانیوں کے نزدیک چونکہ خلافت کا ماننا بھی جزو اسلام اور شرط ایمان ہے اس لیے مرزا صاحب کی نبوت پر ایمان لانے کے بعد جب تک ان کے موجودہ خلیفہ مرزا طاہر کو خلیفہ نہ مانا جائے تب تک کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ ایسے شخص کو عملاً امت سے خارج کرکے اس کے ساتھ غیر مسلموں جیسا برتاؤ کیا جاتا ہے اس لحاظ سے قادیانیوں کا حقیقی کلمہ یہ بنتا ہے جسے وہ لوگوں سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ سادہ لوح اور ناواقف قادیانی بھی اس کا شعور نہیں رکھتے:

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ غلام احمد نبی اللہ طاہر خلیفۃ اللہ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صرف کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کروا کر دنیا کو مسلمان بنایا تھا۔ اور اسی کلمہ طیبہ کی مدد سے امت محمدیہ کے ہزاروں اولیاء، غوث، قطب، ابدال، مجدد دین اور محدثین اور علمائے حق نے اصلاح و ارشاد اور اشاعت اسلام کا فریضہ ادا کیا اور کر رہے ہیں جس کے نتیجہ میں آج دنیا کے گوشہ گوشہ میں اسلام کے جانثار و فدائی نظر آتے ہیں، مگر قادیانی حضرات نے کلمہ طیبہ میں اضافہ کرکے اپنے خود ساختہ کلمہ کے نہ ماننے والے دنیا کے ایک ارب اہل اسلام کو غیر مسلم بنا ڈالا۔ گویا ان کے نزدیک اب دنیا میں صرف چند لاکھ قادیانی ہی مسلمان رہ گئے ہیں اور باقی سب دائرہ اسلام سے خارج۔ یہی وہ اسلام دشمنی اور وہ بیہودہ امت محمدیہ سے غداری ہے۔ جس کا خمیازہ انہیں پاکستان میں بھگتنا پڑ رہا ہے۔

WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered S. No. 3220

بیادِ مدینہ

مبارک ہو اے بے قرارِ مدینہ
بلاوا ہے یہ اضطرارِ مدینہ

الٰہی دکھا دے بہارِ مدینہ
کہ ہے دل بہت بے قرارِ مدینہ

یہ دل ہو، اور انوار کی بارشیں ہوں
یہ آنکھیں ہوں، اور جلوہ زارِ مدینہ

ہوائے مدینہ ہو بالوں کا شانہ
ہو آنکھوں کا سرمہ غبارِ مدینہ

وہاں کی ہے تکلیف راحت سے بڑھ کر
مجھے گُل سے بڑھ کر ہے خارِ مدینہ

کبھی گردِ کعبہ کے ہوں میں تصدق
کبھی جاکے ہوں میں نثارِ مدینہ

کبھی لطف مکہ کا حاصل کروں میں
کبھی جاکے لُوٹوں بہارِ مدینہ

رہے میرا مسکن حوالیِ کعبہ
بنے میرا مدفن دیارِ مدینہ

پہنچ کر نہ ہو لوٹنا پھر وہاں سے
وہیں رہ کے ہوں جاں سپارِ مدینہ

بصد عیش سوؤں میں تا صبحِ محشر
جو ہو میرا مرقد کنارِ مدینہ

مجھے چپہ چپہ زمیں کا ہو طیبہ
میں ایسا بنوں راز دارِ مدینہ

میں پسماندہ ہوں کیوں نہ حسرت سے دیکھوں
سوئے عازمانِ دیارِ مدینہ

وہاں جلوہ فرما حیات النبیؐ ہیں
زہے زائرینِ مزارِ مدینہ

نمک بر جراحت ہے اُف ذکرِ طیبہ
کہ ہوں آہ میں دل فگارِ مدینہ

میں جاؤں وہاں نیک اعمال لے کر
کہ یارب نہ ہوں شرمسارِ مدینہ

الٰہی بصد شوق مجذوب پہنچے
یہ ناکام ہو، کامگارِ مدینہ

خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ